THE SOUL WINNER

روحوں کا جیتنے والا

مصنف

جے۔ آر۔ ہارکوٹ

سی۔ پی مشن
کھاروا ضلع اندور (وسط ہند)

CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY
PUNJAB BRANCH
LUDHIANA

مطبوعہ مشن پریس اجمیر

Price : Three annas. قیمت ۳ آنہ

Scanned with CamScanner

THE SOUL WINNER

روحوں کا جیتنے والا

مصنفہ

جے ۔ آر ۔ ہارکوٹ

سی ۔ پی مشن

کھارواضلع اندور (وسطہند)

CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY
PUNJAB BRANCH
LUDHIANA

مطبوعہ مشن پریس اجمیر

Scanned with CamScanner

دیباچہ

جب مسیح نے لوگوں مین سے اپنے ہم خدمت چُننے چاہے تو اُن سے کہا کہ "میرے پیچھے آؤ مین تمہین آدمیون کے مچھوے بناؤنگا"۔ یہ لوگ مسیح کے کام کا سچّا بیان لکھکر ہمارے لئے چھوڑ گئے ہین۔ اب ہمارے لئے جو اُسکے ہم خدمت ہونے کا دم بھرتے ہین یہ ضروری اور مناسب ہے کہ اُس بڑے جانون کے بچانے والے کا اور اُس کے جانون کے بچانے کے طریقون کا مطالعہ کرین۔

مصنف نے اپنے اور اپنے ہندوستانی ہم خدمتون کے فائدے کیلئے اِس قسم کے مطالعہ کی ضرورت محسوس کی ہے اسلئے ذیل کے صفحون مین مسیح کے روحون کو جیتنے کے چند طریقے معلوم کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ مین نے اگرچہ اِن صفحون کو اپنے دیگر فرائض کی انجام دہی کے درمیان لکھا ہے تو بھی مین نے اپنے دل کی بہت سی چھان بین کے بغیر انکو نہین لکھا۔ اگرچہ اس مضمون کے حوالے خاص طور پر چارون انجیلون تک ہی محدود رکھے گئے ہین مگر تو بھی اُس مین وہ معلومات پائی جاتی ہین جو معلومات کے دینے والے کیطرح لامحدود ہین۔ جسقدر زیادہ ہم مسیح کے مکاشفون و تعلیم اور اُس برتاؤ و سلوک کے بیان کا مطالعہ کرتے ہین اُسیقدر حیران و متعجّب ہوتے ہین اور اپنی لاچاری کو محسوس کرتے ہین۔

اِس رسالے کی یہ غرض نہین ہے کہ وہ علمِ الٰہی کے سیکھنے کیلئے استعمال کیا جاوے بلکہ اسمین اُس بڑی تعلیم کے کچھ حصے کا خاکا کھینچنے کی کوشش کیگئی ہے۔ اگرچہ یہ مضامین

اُس نام کے مستحق نہین ہین جو اُن کو دیا گیا ہے تو بھی اِس دعا اور امید کے ساتھ شایع کئے جاتے ہین کہ اِس سے لوگون مین زیادہ باقاعدہ طور پر بڑے روحون کے جیتنے والے اور اُس کے تاریکی کی طاقتون کے مقابلہ مین لوگون کو جیت لینے کے طریقون کا مطالعہ کرنیکا شوق پیدا ہو جاوے۔

جے۔ آر۔ ہارکوٹ

سی۔ پی۔ مشن کھاروا۔ سی۔ آئی

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

اُسکا پیغام

صفحہ

سبق ۱ مسیح کا دعویٰ کہ وہ باپ کا مظہر ہے ... ... (۶)

〃 ۲ باپ کے دل کا اظہار ... ... (۸)

〃 ۳ باپ کی روحانی طاقتون کا ظہور ... ... (۱۱)

〃 ۴ زندہ نجات دہندہ کا ظہور ... ... (۱۳)

اُس کے ایلچی

سبق ۵ مسیح اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والونکو انتخاب کرتا ہے (۱۶)

〃 ۶ مسیح اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والونکو قدرت عنایت کرتا ہے (۲۱)

〃 ۷ مسیح اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والون سے کیا طلب کرتا ہے؟ (۲۴)

اُسکی ہدایتین

سبق ۸ مسیح کی عام ہدایتین اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والونکے واسطے (۲۷)

۵ انجیل کی اشاعت کے متعلق خاص ہدایتین - (۳۰)

اُس کے لوگون کے ساتھ رسائی کرنے اور سمجھانیکے طریقے

سبق ۱۰ مسیح کا لوگون کو نیچر اور روزانہ زندگی کے وسیلے سمجھانا ... ... (۳۵)

سبق ۱۱ مسیح کا بچہ کے ذریعہ لوگون سے رسائی حاصل کرنیکا طریقہ ... ... (۳۸)

اُس کے طریقے لوگون کو جیتنے کے واسطے

(۱) اُس کے سلوک گنہگارون کے ساتھ

سبق ۱۲ وہ شخص جسپر کلیسیا اور دنیا فتوے دے چکی ہے ... ... (۴۳)

〃 ۱۳ وہ شخص جو علانیہ گناہ مین رہتا ہے - ... ... (۴۶)

〃 ۱۴ وہ شخص جو اپنی ہی خوشی چاہنے والا ہے - ... ... (۴۹)

〃 ۱۵ وہ شخص جو اپنے تئین راستباز سمجھتا ہے - ... ... (۵۲)

〃 ۱۶ وہ شخص جو توبہ کرتا ہے ... ... (۵۵)

(۲) متلاشیون کے ساتھ مسیح کے برتاؤ

سبق ۱۷ بدنیت متلاشی ... ... (۵۸)

〃 ۱۸ دُنیا اور دین دونون کو چاہنے والا متلاشی ... ... (۶۰)

〃 ۱۹ پوشیدہ متلاشی ... ... (۶۳)

〃 ۲۰ سرگرم متلاشی ... ... (۶۶)

مسیح کے برتاؤ کی نسبت اور زیادہ باتین جاننے کیلئے تجاویز

(۱) مایوسیان ۴ سبق

(۲) مخالفت ۶ سبق

(۳) پھندے ۳ سبق

(۴) آزمائشین ۳ سبق

(۵) ایذا یا دُکھ ۴ سبق

روحوں کو جیتنے والا
اور
اُس کے لوگوں کو جیت لینے کے طریقے

اُس کا پیغام

سبق پہلا مسیح کے دعوے کہ وہ باپ کا مظہر ہے

جب انسان اِس حالت مین آجاتا ہے کہ خدا باپ کے پُرمحبّت دل کو پہچان سکے تو وہ اپنی پرانی زندگی کو ترک کرنے اور اپنے باپ کے گھر کو لوٹنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ روحون کو جیت لینے کا خاص مقصد اور مدعا یہی ہے کہ لوگ باپ کی پہچان حاصل کرین۔ پس ہم یہ دیکھین کہ مسیح کس طرح اِس کام کے کرنے کے لایق ہے

(الف) مسیح دعویٰ کرتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہوکر مین وہی کام کرتا اور وہی کچھ کہتا ہون جو مجھے کرنے او کہنے کو کہا گیا ہے

"مین نے کچھ اپنی طرف سے نہین کہا بلکہ باپ جسنے مجھے بھیجا اُسی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ کیا کہون اور کیا بولون" (یوحنا ۱۲: ۴۹) "مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ بیٹا آپ سے کچھ نہین کر سکتا سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کامون کو وہ کرتا ہے اُنہین بیٹا بھی اُسی طرح کرتا ہے"۔ (یوحنا ۵: ۱۹)

"جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ مین وہی ہون اور مین اپنی طرف سے کچھ نہین کرتا بلکہ جسطرح باپ نے مجھے سکھایا اُسیطرح یہ باتین کہتا ہون۔ باپ نے مجھے اکیلا نہین چھوڑا کیونکہ مین ہمیشہ وہی کام کرتا ہون جو اُسے پسند آتے ہین" (یوحنا ۸: ۲۸ و ۲۹) اُن کامون کو کرنے اور باتون کو کہنے کا جو باپ نے اُسکو کرنے اور کہنے کو کہے اندرونی احساس تواریخ مین ایک بہت ہی بڑا عجوبہ ہے۔ ایسے فقرون مثلاً "وہ کلام جو تونے مجھے دیا" "وہ جلال جو تونے مجھے بخشا" "وہ بھی جنکو تو نے مجھکو دیا" سے صاف طور پر عیان و آشکارا ہوتا ہے کہ مسیح کہانتک باپ پر توکّل کرتا تھا۔ باپ کے ساتھ ایسی گاڑھی رفاقت اور اُس کی مرضی کی پوری تابعداری کے باعث سے ہی مسیح یہ کہنے کے قابل ہوگیا کہ "مین اور باپ ایک ہین"۔

(ب) مسیح نے دعویٰ کیا کہ نوشتے اُس سے علاقہ رکھتے ہین

"یہ نہ سمجھو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابون کو منسوخ کرنے آیا ہون۔ منسوخ کرنے نہین بلکہ پورا کرنے آیا ہون (متی ۵: ۱۷) کتاب مقدس مین ڈھونڈو... یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے (یوحنا ۵: ۳۹) کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اسلئے کہ اُس نے میرے حق مین لکھا ہے (یوحنا ۵: ۴۶) پھر موسیٰ سے اور سب نبیون سے شروع کرکے سارے نوشتون مین جتنی باتین اُس کے حق مین لکھی ہوئی ہین اُنکو سمجھا دین" (لوقا ۲۴: ۲۷)

اُس نے نوشتون کو شیطان اور اُس کے مکرون کے مقابلہ مین بطور ہتیار کے استعمال کیا۔ کسی امر کو دلیلون سے ثابت کرنے یا مختلف رایون کے مقابلے مین قطعی فیصلہ دینے کے لئے بھی اُس نے نوشتون ہی سے کام لیا۔ اُس نے اُنکو ہی اپنے مسیح ہونیکے ثبوت مین پیش کیا۔ وہ اُس پر باپ کی مرضی کو ظاہر کرتے ہین۔ بلاشبہ نوشتے ہر موقعے پر اُس کے ہاتھ مین بطور تلوار

یا عصا شاہی کے کام دیتے ہین۔

(ج) مسیح دعویٰ کرتا ہے کہ اُس کے کام دنیا کیلئے اُسکی پسند مین ہین

"آیا تم اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا مین بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اسلئے کہ مین نے کہا مین خدا کا بیٹا ہون؟ اگر مین اپنے باپ کے کام نہین کرتا تو میرا یقین نہ کرو لیکن اگر مین کرتا ہون تو گو میرا یقین نہ کرو مگر اُن کامون کا تو یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ مین ہے اور مین باپ مین" (یوحنا ۱۰: ۳۶-۳۸)

(د) اُس کے دعوے نہایت صاف اور صریح زبان مین کئے گئے

ہمیشہ اُس کے منہ سے اِس قسم کے الفاظ نکلتے ہین مثلاً "مین ہون" "مین کہتا ہون" "مین جانتا ہون" "مین کرونگا" وہ ہمیشہ اختیار کے ساتھ تعلیم دیتا تھا۔ اُس کے عجیب طور سے صاف و صریح احکام کے مقابلے مین انسان کے بنائے ہوئے منفی قانون محض بچون کا کھیل معلوم ہوتے ہین۔

سوالات وخیالات

(۱) مسیح کے دعون کا دیگر دینی اُستادون کے دعون سے مقابلہ کرو۔

(۲) کیا وجہ تھی کہ مسیح اپنے مین اِسقدر بھروسہ رکھتا تھا۔

(۳) ہمارے مسیح کے حق مین گواہی دینے اور خدا اور انسان کی پہچان حاصل کرنیکی نسبت ہمین نوشتون کو کیا سمجھنا چاہیئے؟

دوسرا سبق

باپ کے دلکا اظہار

"خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان

لائے وہ ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے لیکن جو بیٹے کی نہین مانتا زندگی کو نہ دیکھیگا بلکہ اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے (یوحنا ۳: ۱۶-۳۶) - اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدای واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین (یوحنا ۱۷: ۳)

ان الفاظ مین یوحنا نے ہمکو ایک بہت بڑی اور لاثانی تصویر اور ساری تواریخ کی سب سے اعلیٰ سچائی دی ہے۔ ہم اِس تصویر کو مسیح کے اُن کامون کی روشنی مین دیکھین جو اُس نے اُس وقت کئے جبکہ وہ زمین پر تھا۔ ہم اُس کی مذہبی تعلیمون کی گہرائی کی تھاہ تو نہین پا سکتے کیونکہ وہ الٰہی دل کا اظہار یا مکاشفہ ہین۔ مگر اُن مین بعض باتین ایسی صفائی سے ظاہر کیگئی ہین کہ ہم اُن کی نسبت غلطی بھی نہین کر سکتے۔

(الف) وہ ایک پیار کرنیوالے باپ کا دل ہے جو اپنے گمراہ بچون کو تلاش کر رہا ہے

ہم باپ کی محبت دیکھتے ہین جو ایسی گہری اور مضبوط ہے کہ اُس نے اُس کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو بھیجے کہ وہ نیچے آوے اور بچون کو تلاش کرے کہ انہین موقع بخشے کہ وہ باپ کی محبت کو جان کر اُس کے گھر کو لوٹین۔ "محبت اِسمین نہین کہ ہمنے خدا سے محبت کی بلکہ اسمین ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہون کے کفارے کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجا (۱-یوحنا ۴: ۱۰) اُس کا پُر محبت دل اُسوقت تک ٹھہر نہین سکا کہ اُس کے گمگشتہ فرزند اُس کو تلاش کرنیکی کوشش کرین۔ بلکہ اپنے بیٹے کو بھیجا جو باپ کے دل کو اُنپر ظاہر کرے "کوئی بیٹے کو نہین جانتا سوا باپ کے۔ اور کوئی باپ کو نہین جانتا سوا بیٹے کے اور اُسکے جسپر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے" (متی ۱۱: ۲۷)

Scanned with CamScanner

(ب) باپ کا دل ایک ایسا دل ہے جو اپنے گمراہ بچون کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہے

خدا نے اپنا سب کچھ دیدیا۔ ہان اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا اور اُس بیٹے نے باپ کو بنی آدم پر ظاہر کرنے کیلئے اونکے لئے دعا کی۔ اُنسے منّت وسماجت کی اور اُنپر آنسو بہائے۔ اُس نے اُنکو تعلیم دی اُنکو تندرستی بخشی۔ اُس نے اُنکو بچانے کیلئے دنیا کی سختیون مین اپنے تئین رکھا اور اپنے خون سے اُنکو مول لیا۔ اسطرح اُس نے باپ کی خدائی کا محبت کو ظاہر کیا۔

(ج) وہ ایک پاک اور خالص محبّت والا دل ہے۔

باپ کی محبّت مین کسی قسم کا کھوٹ پایا نہین جاتا جیسا کہ خالص محبت کے ساتھ دُنیاوی جذبات کا کھوٹ مل جاتا ہے۔ وہ جھوٹی محبّت نہین جو بُرائیون اور کمزوریون پر مُلمع چڑھا کر گویا یہ دکھلاتی ہے کہ سب کچھ درست اور ٹھیک ہے۔ وہ ایک ایسا دل ہے جو ایسی کشادگی اور فیاضی سے بخشتا ہے کہ جو اُس کی اِس محبت کی تحقیر کرتے ہین اُسکا اُنکے برخلاف مناسب طور پر غصّہ بھڑک اُٹھتا ہے۔ "جس نے خدا کا یقین نہین کیا اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق مین دی ہے ایمان نہین لایا"۔ (یوحنا ۵: ۱۰) وہ جو اُس محبت کی تحقیر کرنے کی جرات کرتا ہے باپ کے گھر کا دروازہ اپنے برخلاف بند کر لیتا ہے کیونکہ "خدا کا غضب اُس پر رہتا ہے"۔

سوالات وخیالات

(۱) خدا۔ گناہ اور نجات کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے ؟ لکھکر ظاہر کرو۔

(۲) اپنے غیر مسیحی دوستون سے پوچھو کہ وہ خدا کی نسبت اپنے خیالات بتلادین۔

(۳) ان سبقون کے مطالعے کرتے ہوئے اِن باتون کو اپنے مدِّنظر رکھو۔ دیکھو کہ آیا تمہارے

اپنے خیالات بھی تبدیل ہوتے ہین یا نہین۔ ان باتون کے سبب سے تمہارے لئے اپنے ہم وطنون کے دلون تک پہونچنے کیلئے بہت راہین بھی کُھل جاوینگی۔

تیسرا سبق — باپ کی روحانی طاقت کا ظہور

جب ہم مسیح کی زندگی پر غور کرتے ہین تو ہم اُن بیشمار طریقون کو دیکھکر حیران ہوتے ہین جنمین باپ کی عجیب قدرت ظاہر کیگئی ہے۔ یہان ہم اُس ظہور کی چند خاص صورتون کو پیش کر سکتے ہین۔ مثلاً :۔

(الف) باپ کی قدرت کا ظہور

یہ ایک روحانی قدرت کا اظہار تھا جو تمام زندگی کی تہ مین موجود ہے اور اسطرح وہ ایک نرالے طور پر دنیا کے لئے نئی ہے۔ دنیا ایک ایسی طاقت سے واقف تھی جو دنیاوی جاہ وجلال اور جابرانہ اور بے رحمانہ ظلم اور زور مین نظر آتی ہے۔ وہ اُس قدرت سے واقف تھی جو رشوت لیکر انصاف کو ترک کر دیتی ہے اور ایک جوڑا جوتی کیلئے غریب اور محتاج کو فروخت کر دیتی ہے۔ لیکن دنیا نے اُس پاک اور بے عیب قدرت کو نہین سمجھا جو باپ کے پُرمحبّت دل سے نکلتی ہے۔ سُنو کہ مسیح اُس قدرت کی نسبت کیا فرماتا ہے " خداوند کا رحم مجھپر ہے۔ اسلئے کہ اُس نے مجھے غریبون کو خوش خبری دینے کیلئے مسح کیا۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیون کو رہائی اور اندھون کو بینائی پانے کی خبر سُناؤن اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کرون" (لوقا ۴: ۱۸-۱۹) حقیقت مین یہ کوئی نیا پیغام نہ تھا (یسعیاہ ۶۱: ۱) کہین اُس قدرت کے اظہار اور معنون کو یہودی بھی نہین سمجھے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بھی اسپر ٹھوکر کھائی کیونکہ مسیح کا خدا کی قدرت کا ایسا اظہار یوحنا بپتسمہ دینے والے کے خدا کی قدرت

کے خیال کے موافق نہ تھا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا اسکو سخت اور آتشی انصاف جانتا تھا۔ مسیح نے اپنی قدرت کو ظاہر کیا اور یوحنا کے شاگردون کو خدا کی قدرت کی نسبت نیا خیال دیکر لوگون مین بھیجا۔ "اُسی گھڑی اُس نے بہتون کو طرح طرح کی بیماریون سے شفا بخشی اور ناپاک روحون سے چنگا کیا اور بہتون کو جو اندھے تھے دیکھنے کی طاقت بخشی اور تب کہا کہ جاؤ اور" یوحنا سے وہ باتین کہو جو تمنے دیکھی اور سنی ہین۔" یہ اُسکی اُس محبت کا ظہور تھا جس سے وہ انہون کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

(ب) اُس طاقت کا سرچشمہ

مسیح نے اس بات کو بالکل صاف کر دیا ہے کہ محبت اِس دنیا سے نہین ہے اور نہ ہی انسان کیطرف سے ہے بلکہ وہ قدرت جو ظاہر کیگئی ہے بلاشبہ خدا کی ہے۔ مسیح قادرِ مطلق کی قدرت سے پیدا ہوا۔ بپتسمہ کے وقت اُس پر روح القدس نازل ہوئی۔ روح سے بھر کر روح سے بیابان مین لیجایا گیا۔ آزمائش کے بعد روح کی قوت مین ہی وہ گلیل کو لوٹا۔" خداوند کی قدرت چنگا کرنے کیلئے اُس کے ساتھ تھی۔" باپ نے ہی اُس کو مُردون مین سے اُٹھایا۔ اسطرح سے یہ اوصاف ظاہر ہے کہ وہ طاقت جو مسیح نے دکھلائی باپ سے نکلی تھی (یوحنا ۱۰: ۱۷و۱۸)

(ج) اس قدرت کا استعمال

مسیح نے کبھی باپ کی روحانی قدرت کو محض تماشے کیلئے یا اپنا ذاتی نفع حاصل کرنے کیلئے نہین استعمال کیا۔ اُس نے اُس کو کھوئے ہوئے مظلوم اور دکھی گنہگار انسانیت کیلئے استعمال کیا۔ نیکی کرنے اور اپنے لوگون کو بچانے کیلئے اُسکے واسطے سب وقت اور جگہ یکسان تھین۔ ہوا۔ سمندر اور بدروحین سب اُس کے تابع تھین تو بھی اُس نے کبھی اس طاقت کا غیر معمولی استعمال کر کے اپنے تئین نہین بچایا۔

برعکس اِسکے وہ اکثر اوقات اپنے مشن کو پورا کرنے کیواسطے جس قدرت کی اُس کو ضرورت محسوس ہوتی تھی اُس قدرت کو حاصل کرنے کیلئے رات رات بھر دعا مانگتا رہا۔ وہ اپنے باپ کو ایسا پیار کرتا تھا اور اُس کی عزت کیلئے ایسا غیرت مند تھا کہ اُس نے اپنے لئے کچھ نہین مانگا۔ اسطرح اُس نے اپنے باپ کے پُر محبت دل کو ہر طرح کی پاکیزگی اور بےغرض محبت کی روحانی قدرتون مین دکھلایا۔ کوئی انسان اس طرح کی قدرت کا ایسا ظہور اپنے دل سے گڑھ نہین سکتا۔ یہ اُس قدرت کا ظہور ہے جو محبّت کے بادشاہ کے دل سے نکلتی ہے۔

سوالات و خیالات

(۱) مسیح دنیاوی شان و شوکت کو کیا درجہ دیتا ہے؟

(۲) کون سے ثبوت پائے جاتے ہین کہ جس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاوے کہ جہان کہین انجیل کی منادی کیگئی ہے اس قدرت کے متعلق لوگون مین ایک نیا خیال پیدا ہوگیا ہے؟

(۳) اپنے غیر مسیحی دوستون سے معلوم کرو کہ اِس قدرت کی نسبت اُن کے کیا خیال ہین؟۔

(۴) جہان کہین تم جاؤ خوب غور سے دیکھو کہ لوگ کس طاقت کو خوف کرنے کے لائق خیال کرتے ہین اور وہ طاقت کسطرح ظاہر ہوتی ہے؟۔

سبق چوتھا زندہ نجات دہندے کا ظہور

"مین زندہ ہون۔ مین مرگیا تھا اور دیکھو ابدالآباد تک زندہ رہونگا۔" (مکاشفات ۱: ۱۸)

زندہ نجات دہندہ نے یون فرمایا اور ہمیشہ تک یون ہی فرماتا رہیگا۔ اُسکی زندگی جو اِس دنیا پر تھی اُس کے اُن معنون کا ایک لمبا سلسلہ تھی جو باپ کے پُر محبت دل کو ظاہر کرتے تھے۔ اُسکے شاگردون کے خیالون کے بموجب یہ سلسلہ اُس کے صلیب پر مرنے سے ختم ہو گیا۔ اُن کے لئے خدا کی محبت کی روشنی گُل ہو گئی تھی۔ وہ قبر کو خالی دیکھکر حیران و ششدر ہو گئے تھے اور اُس کے جی اُٹھنے کی خبر کو یقین نہین کیا۔ لیکن جب اُنہون نے اُسکو پھر زندہ دیکھ لیا تو انکا سب کچھ تبدیل ہو گیا۔

(الف) زندہ نجات دہندہ اپنے شاگردونکی زندگیونکو تبدیل کرتا ہے

زندہ نجات دہندہ مسیح کے دکھائی دینے پر خوف زدہ اور شک کرنیوالے ایماندارونکی جماعت جلد پھر فراہم ہو گئی۔ روح القدس اُنپر نازل ہوئی اور اُنہون نے طاقت حاصل کی۔ اُنکو یاد آیا کہ اُس نے کہا تھا کہ "چونکہ مین زندہ ہون تم بھی جیو گے" وہ محبت جو قبر کے اندر جا سکتی اور موت کے بند کو توڑ کر زندہ روشنی کی طرح قبر سے باہر نکل سکتی تھی ایک ایسی قدرت تھی کہ جو آخر تک بھروسہ کے لایق تھی۔ کیا یہ تعجب کی بات تھی کہ ڈرپوک بزدل شمعون تبدیل ہو کر پطرس یعنے فوق العادت قدرت والا چٹان بن گیا؟ جب پولُس نے جو یسوع پر ایمان لانے والون کا بڑا ستانیوالا تھا زندہ نجات دہندے کو بذاتِ خود دیکھا تو اُسکی زندگی تبدیل ہو گئی اور وہ اپنے دل کی تہ سے پکار اُٹھا "مجھکو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسوع مین ہے اُس سے ہمکو نہ موت جُدا کر سکیگی نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتین نہ حال کی نہ استقبال کی چیزین نہ قدرتین نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی دوسرا مخلوق (رومی ۸: ۳۸ و ۳۹)

(ب) وہ فتح یاب ہونے کیلئے اپنے لوگون کی پیشوائی کرتا ہے

"دنیا مین تو تم دُکھ و مصیبت اُٹھاؤ گے مگر خاطر جمع رکھو مین نے تمکو جیتا ہے" سارا اختیار مجھکو دیا گیا ہے۔ پس جاؤ۔۔۔۔ اور دیکھو مین ہمیشہ تمہارے ساتھ ہون"۔ وہ نہ صرف اُن کی زندگیون کو تبدیل کرتا ہے بلکہ اُنکی رہبری و پیشوائی کرتا ہے کہ وہ فتح پر فتح حاصل کرین۔ سب سے پہلے شہید استیفان نے زندہ نجات دہندے کو خدا کے دہنے ہاتھ کیطرف کھڑے ہوئے دیکھکر خدا کے بیٹے کے ظہور کی سچائی کی گواہی دینے کیلئے بغیر کسی طرح کی جھجھک کے موت کا سامنا کیا۔ اُس روز سے آئندہ کو زندہ نجات دہندے پر ایمان لانے والون کی چھوٹی سی جماعت فتح پر فتح پاتی ہوئی آگے بڑھتی رہی یہانتک کہ پہلی صدی کے اختتام تک موت اور سخت قسم کے دُکھ اُٹھانے کے وسیلے اُس زمانہ کی معلوم شدہ دنیا کی حدون تک یہ گواہی دیدی کہ اُنہون نے واحد زندہ اور حقیقی خدا کے بیٹے یسوع مین زندہ نجات دہندے کو پایا ہے۔

(ج) وہ اپنے لوگون کی خبر لیتا ہے

زندہ مسیح اپنے لوگون کے لئے زندہ ہے اور کام کرتا ہے۔ وہ اپنے باپ کے گھر اسلئے نہین گیا کہ جاہ و جلال کے ساتھ وہان بیٹھے بلکہ وہ اپنے ہر ایک ایماندار کے لئے جگہ تیار کر رہا ہے (یوحنا ۱۴: ۱-۳) وہ ہمیشہ اپنے لوگون کے درمیان پھرتا رہتا ہے کہ اُنہین ہمت دلائے۔ اُنکی تعلیم و تربیت کرے اور اُنکو تنبیہہ دے (مکاشفات۔ ۱: ۱۳۔ ۲۰: ۲ و ۹ و ۱۰ و ۱۳۔ ۱۶ و ۱۹ و ۲۰ وغیرہ) وہ ہمیشہ یہ چاہتا رہتا ہے کہ اُس کے لوگ اُسکے جلال کو دیکھین اور اسطرح اُسکی خوشیون مین شریک ہون (یوحنا ۱۷: ۲۲ و ۲۴) مکاشفات کے ۲۱ باب سے ۲۲: ۷ تک مین ایک بڑی تصویر کھینچی گئی ہے جسمین باپ کے گھر کی خانگی زندگی دکھلائی گئی ہے اور اُس کتاب کے ۴ و ۵ بابون مین اُسی گھر مین خدمت کرنے کا کسیقدر خیال پیش کیا گیا ہے۔ زندہ

نجات دہندے نے پھر آنے اور اِس زمین پر اپنے لوگون کے درمیان رہنے اور آخرکار شیطان کے نام و نشان کو مٹا دینے اور خوشنما نئے یروشلم مین ہمیشہ تک حکومت کرنیکا وعدہ کیا ہے۔

سوالات و خیالات

(۱) تمہارے خیال مین مسیح کے جی اُٹھنے کا سب سے بڑا ثبوت کیا ہے؟

(۲) تم اس بات کا کیا ثبوت دے سکتے ہو کہ زندہ نجات دہندہ اُنکی زندگیان تبدیل کر دیتا ہے۔ جو اُس پر ایمان لاتے ہین؟

(۳) آسمان کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے اور کسی غیر مسیحی کے سامنے تم اُسکا بیان کسطرح کر سکتے ہو۔؟

(۴) اپنے غیر مسیحی دوستون سے دریافت کرو کہ آئندہ کی زندگی کی نسبت وہ کیسی امید رکھتے ہین؟

امن کے ایلچی

سبق پانچوان مسیح اپنے ہمخدمت روحون کے چننے والون کو انتخاب کرتا ہے

"اب سے مین تمکو نوکر نہ کہونگا کیونکہ نوکر نہین جانتا کہ اُسکا مالک کیا کرتا ہے بلکہ مین نے تمہین دوست کہا ہے اسلئے کہ جو باتین مین نے اپنے باپ سے سنین وہ سب تمکو بتلادین تمنے مجھے نہین چُنا بلکہ مین نے تمہین چُن لیا اور تمکو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قایم رہے (یوحنا ۱۵: ۱۵و۱۶) ان آیات مین ایک سچائی پائی جاتی ہے جسکو بہت سے

نام کے مسیحیون نے غور سے مطالعہ نہین کیا۔ آؤ ہم کوشش کرین اور اُن سوالون کے جواب دینے سے جو قدرتی طور پر ہمارے دلون مین پیدا ہوتے ہین اُسکی گہرائی تک پہونچین۔

(الف) کیون مسیح کو اپنے ہم خدمت آپ ہی چننے اور مقرر کرنے ضروری تھے؟

اس سوال کا جواب دینے کیلئے ہم اپنے دلون مین ہی دیکھین۔ یرمیاہ نے معلوم کیا کہ "دل سب چیزون سے زیادہ حیلہ باز ہے۔ ہان وہ نہایت فاسد ہے اُسکو کون دریافت کر سکتا ہے؟" (یرمیاہ ۱۷: ۹) ہم جانتے ہین کہ یہ بالکل سچ ہے اور کہ نفسانی آدمی روحانی چیزون کی پرواہ نہین کرتا۔ پولوس نے اِس امر کو اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ مگر نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتین قبول نہین کرتا۔ کیونکہ وہ اُسکے نزدیک بیوقوفی کی باتین ہین۔ اور نہ وہ اُنہین سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہین (۱ قرنتی ۱:۱۴) ان گہرائیون سے اوپر اُٹھکر پرماتما (Great Spirit) کا مظہر بننا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہم مین سے اکثر مرد اور عورتین معمولی لیاقت والے ہین۔ اور ہم کسی خاص کام مین محض اُسیوقت ترقی کر سکتے ہین اور لایق بن سکتے ہین، جہانتک ہم اُس خاص مضمون مین ترقی کرنے کے قاعدون کی پابندی کرتے ہین دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہئے کہ خواہ کسی کام کو اختیار کرین اُسمین ماہر ہونے کیلئے قیمت ضرور ادا کرنی پڑتی ہے۔ باپ کے دل کے بڑے مظہر بننے کی قیمت یہ ہے کہ ہم مسیح کی روح سے بھر جائین اور اسطرح سے ہماری تقرری اُس سے ہووے ضرور ہے کہ مسیح کی روح مظہر کے دل مین رہے۔ (یوحنا ۱۵: ۴)

(ب) کیون مسیح اُنہین اپنے دوست کہتا ہے؟

اسلیئے کہ وہ اُس کے چنے ہوئے ہین اور وہ اُن پر اعتماد کرسکتا ہے۔ "سب باتین جو مینے باپ سے سنی ہین تمپر ظاہر کی ہین" عام قاعدہ یہ ہے کہ انسان سوائے مستثنٰی موقعون کے اپنی زندگی کی خاص باتین اپنے جگری دوست کے سوائے اور کسی کو نہین بتلاتا۔ اسلیئے یہ ایک قدرتی بات ہے کہ روزمرہ مسیح کی صحبت سے ہم اِس قابل ہوجاتے ہین کہ وہ باپ کے دل کا ہمپر اظہار کردے مین "دوست" کے لفظ کو کہ جسطرح یسوع نے استعمال کیا ہے پسند کرتا ہون۔ اس لفظ کے استعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھید یا اور کسی قسم کی بات جس سے باپ کیلئے پرجوش محبت پیدا ہوسکے چھپائی نہین جاسکتی۔ اس سے ایک کھینچنے والی طاقت کے پیدا ہونے کا خیال پیش کیا جاتا ہے۔ جو اُن تمام باتون کو جو باپ کے دل کی نسبت معلوم ہوجاتی ہین دور دراز تک پھیلانے کی آرزو دار خواہش کو بھڑکاتا ہے۔ یوحنا اور پطرس نے کہا کہ "ہم اُن باتون کو جو ہم نے دیکھی اور سنی ہین بلا بیان کیئے رہ نہین سکتے"۔ جب وہ دو شاگرد اماوس کو جارہے تھے اُن سادی باتون کو جو واقع ہوئین تھین دوسرون کو کہنے کی زور دار خواہش سے یہانتک بھر گئے کہ زیادہ دیر تک ٹھہر نہین سکے بلکہ اُسیوقت اُٹھے اور یروشلم کو واپس جاکر ساری باتین جو راہ مین ہوئی تھین بیان کین۔ اسطرح پولوس بھی پکار اُٹھا "افسوس ہے مجھپر اگر مین انجیل کی منادی نہ کرون"۔ ایسی زور دار خواہش یسوع کے ساتھ سچی دوستی سے اُن کے دلون مین پیدا ہوئی۔ اُس کے درست باپ کے پیار کرنے والے دل کی نسبت اُن لوگون مین جو پیار کو سمجھتے ہین ایسے غیرت مند ہوجاتے ہین جیسا کہ مسیح خود تھا۔

(ج) کیون ایسی دوستی کی ضرورت ہے؟

مسیح کہتا ہے کہ میرے دوستون کو پھل لانا چاہیئے۔ پھلون سے ہی تم پہچانے جاؤ گے کون اُس مصور یا عکسی تصویر اُتارنے والے کی قدر کریگا جو ہو بہو تصویر نہین اُتار سکتا؟ یا کون اُن نظمون کو پڑھیگا جو زندگی یا اُس کے معراجون (Ideals) کو پیش نہین کرتین؟ کون اُس مسیحی کو دیکھنا یا اُس کی باتون کو سننا چاہیگا جو اپنی روزانہ زندگی یا درسون مین اپنے مالک کی روح کو دکھلا نہین سکتا؟ کیا آپ نے کبھی اس بات پر خیال کیا ہے کہ سب سے عمدہ تھیٹرون یا ایسی جگہون مین جہان حرکت کرنے والی تصویرین دکھائی جاتی ہین۔ کیون بہت سے لوگ اکٹھے ہوجاتے ہین۔ کیونکہ وہ زندگی کو اُس کی زندہ صورت مین بمعہ اُس کی زندہ طاقتون اور نمونون کے پیدا کرتے ہین۔ اُسیطرح جسقدر مظہر باپ کے دل کو ظاہر کرتا ہے اُسی نسبت مین وہ مردون اور عورتون کو باپ کیطرف کھینچ سکتا ہے۔ کوئی اُسکو جسکو وہ جانتا ہی نہین ہے ظاہر نہین کرسکتا۔ اسواسطے یسوع کے رفیق اور دوست بننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہی اکیلا باپ کو ظاہر کرسکتا ہے۔

(د) کیون پھلون کو کامل ہونا یا قایم رہنا چاہیئے؟

خدا نے جو پیمانہ اپنی تمام خلقت مین رکھا ہے وہ کاملیت ہے۔ ضرور ہے کہ پھل مین اپنے بیج کو پیدا کرنیکے لیئے کافی طاقت موجود ہو ورنہ اُس کی قسم ہی معدوم ہو جائیگی۔ کیا طبعی اور کیا روحانی دونون طبقون مین خدا نے یہی مستقل نتیجے مدنظر رکھے ہین۔ اسکو جسکو مسیح نے چنا ہے کافی زندگی دیجاتی ہے کہ کاملیت کو حاصل کرے مسیح کثرت سے کثرت والی زندگی دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(س) پھر کسطرح یہ کاملیت ہماری ہو سکتی ہے؟

دیکھو جسکا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے مین اُسکو تمپر نازل کرونگا۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تمکو قوت کا لباس نہ ملے یروشلم مین ٹھہرے رہو (لوقا ۲۴: ۴۹) روحانی نتیجے صرف روحانی قدرت سے ہی حاصل کئے جا سکتے ہین۔ اگر کسی شخص کو مسیح نے نہین چنا اور نہ ہی اپنی روح سے بھرا ہے وہ کسیطرح مستقل نتیجے پیدا نہین کر سکتا لیکن اگر کوئی شخص مسیح کے ساتھ روزانہ رفاقت کے وسیلے روح سے بھرا ہوا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین۔ ممکن نہین کہ وہ پھل پیدا نہ کرے اور اُسکا پھل قایم رہیگا قدرت کا یہ عطیہ ایک مہر ہے جو مسیح کے سب چنے ہوؤن پر لگائی جاتی ہے اور ایک پھلدار روحانی زندگی کا یقین دلاتی ہے۔

اسلیئے اُس کے چنے ہوؤن کیلئے اس آخری مہر کے واسطے ٹھہرنے کا حکم دینا بالکل ضروری اور لازمی تھا۔ لیکن ٹھہرنا بھی اُن کیلئے ایسا ہی قدرتی ہے جیسا کہ مہر کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ مسیح کا حقیقی دوست مسیح کی خدمت کرنیکی خواہش سے ایسا بھر جاتا ہے کہ وہ اُس طاقت کو حاصل کرنیکی کسی قسم کی رُکاوٹ کو راستے مین آنے نہین دے سکتا۔ وہ خوشی سے روز بروز وعدے کے پورے ہونے کا انتظار کرتا رہیگا۔ اگرچہ یہ قدرتی بھی ہو مگر محض حقیقی دوستی ہی اس کسوٹی پر ٹھہر سکتی ہے۔ اس طاقت کو حاصل کرنے مین ناکامیاب رہنا اس امر کا ثبوت ہے کہ دوستی کا رشتہ ٹوٹا ہوا ہے۔

سوالات وخیالات

(۱) کیا کوئی شخص مسیح کا دوست ہو کر اس حقیقت سے لاعلم رہ سکتا ہے؟ کیا وہ اپنے تئین اُسکا دوست خیال کرکے اس دوستی کی نسبت غلطی کھا سکتا ہے؟

(۲) کیا روحون کو جیتنے کیلئے مسیح کے طریقون مین تعلیم یا اخلاقی ترغیب کو کوئی جگہ نہین دی گئی۔

(۳) کیا آپ نے اپنی زندگی کو یوحنا ۱۵: ۱۵ و ۱۶ آیتون کی کسوٹی پر پرکھا ہے؟

(۴) کیا وہ حکم جو لوقا ۲۴: ۴۹ آیت مین پایا جاتا ہے تمکو سخت معلوم ہوتا ہے؟

(۵) اُس ساری گواہی کو جو تمہاری اپنی زندگی مین اس بات کے ثبوت مین کہ تم مسیح کے حقیقی دوست ہو پائی جاتی ہے جمع کرو۔

چھٹا سبق

مسیح اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والون کو قدرت عنایت کرتا ہے

اس مضمون پر سرسری طور پر غور نہ کرین بلکہ بڑی سنجیدگی سے سوچین۔ مسیح نے اچھی طرح سے جان لیا تھا کہ یہ دنیا تاریکی کی قدرتون کے شاہزادے کے تحت مین آئی ہوئی ہے۔ وہ اس دنیا کی جو شیطان کی غلامی مین پھنسی ہوئی ہے ایک افسوسناک تصویر کھینچتا ہے "مین نے تمکو دنیا سے چن لیا ہے اسواسطے دنیا تمسے عداوت رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہین جانتے (یوحنا ۱۵: ۱۹ و ۲۰)

(۱) اسلیئے جب مسیح اپنے شاگردون کو چھوڑنے پر تھا اُس نے کہا کہ "مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمکو ایک دوسرا تسلی دینے والا بھیجے گا جو تمہارے ساتھ ہمیشہ تک رہیگا۔ یہ تسلی دہندہ انکے دلون مین سکونت کرنیوالا تھا تاکہ وہ اُن کو اُس زندگی کیلئے جسکے واسطے وہ چنے گئے تھے طاقت بخشے۔ اس سے اُنکو تسلی اور

اطمینان حاصل ہوا۔

(۲) روح القدس مسیح کے برگزیدہ لوگوں کا ہم خدمت ہونیوالا تھا "جب وہ تسلی دینے والا جسکو مین بھیجونگا آویگا وہ میری گواہی دیگا"۔

(۳) "روح القدس لوگوں کو اُن کے گناہ سے قائل کرنیکے بھاری کام کو اپنے ذمہ لیگا" "جب وہ آویگا وہ دنیا کو گناہ کی نسبت قصوروار ٹھہراویگا"۔ (یوحنا ۱۶: ۸) یہ بات بہت ہی صاف اور واضح ہے کہ وہ جو شخص اپنی دانائی سے کسی روح کو خدا کیطرف پھیرلانے کی کوشش کرتا ہے بیوقوف ہے کیونکہ یہ روح القدس کا خاص کام ہے۔

(۴) تسلی دہندہ ہمکو مسیح کی باتین اور اُسکے وہ سلوک جو وہ ہمسے کرتا ہے یاد دلاتا ہے "لیکن مددگار یعنے روح القدس وہی تمہین سب باتین سکھاویگا اور جو کچھ مین نے تمسے کہا ہے وہ سب تمہین یاد دلائیگا" (یوحنا ۱۴: ۲۶) روحانی دنیا مین ہم سب بچوں کی طرح ہین جنکو باربار تاکید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ہمکو گذشتہ دنوں کی لغزشوں سے جنمین ہم گرگئے تھے بچاوے۔ اور آج کی آزمائشوں کے لئے دانائی بخشے۔

(۵) وہ خدا کے کلام کے معنوں کو کھولنے کیلئے ہمارا اُستاد بھی بنتا ہے۔ جب سچائی کا روح آویگا تب وہ سچائی کیطرف ہماری رہبری کریگا اور ہونے والی باتوں کو تبلاوے گا اسیطرح وہ ہمین اندھوں کی اندھی راہ دکھانے والوں سے بچاتا ہے۔

(۶) نیز جب ہم کسی عدالت کے روبرو گواہی دینے کیلئے مجبور کئے جاتے ہین تو وہ ہمارے لئے بولتا ہے "کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تمہین بتایا جاویگا کیونکہ بولنے والے تم نہین بلکہ تمہارے باپ کا روح ہے جو تم مین بولتا ہے۔ (متی ۱۰: ۱۹ و ۲۰)

(۷) وہ طاقت بھی بخشتا ہے۔ سچائی کے ثابت کرنے اور دلیری سے بولنے کی قدرت بھی

"جب روح القدس تمپر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے" (اعمال ۱: ۸) پطرس اور یوحنا یہ کہنے کے قابل ہوئے کہ "ہماری طرف دیکھ" اور انہوں نے اُس قوت کو جو اُنہوں نے پائی تھی ظاہر کیا۔ استیفان نے ایمان اور قوت سے معمور ہوکر بڑے عجائبات اور نشانیاں دکھلائین اور لوگ اُس دانائی اور روح کا جس سے وہ بولتا تھا مقابلہ نہ کرسکے۔

(۸) مسیح خود ہمکو پاک کرتا ہے تاکہ ہم اُسکی گواہی دینے کیلئے ایک سچی اور پاک زندگی بسر کرنے کے قابل ہوسکین "اُنکی خاطر مین اپنے آپ کو مقدس کرتا ہون تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلے سے مقدس کئے جاوین۔ تاکہ دنیا ایمان لاوے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے (یوحنا ۱۷: ۱۹ و ۲۰)

(۹) سب سے آخری مگر کسی صورت مین اوروں سے کم نہین اُنکا خدمت مین پوری خوشی حاصل کرنیکا وعدہ تھا۔ مسیح خود روز بروز پاک ترین مکان مین اسلئے داخل ہوا کہ اپنے تئین بطور زندہ قربانی کے گذرانے اور فضل کے تخت کے آگے اپنے لوگوں کیلئے وکالت کرے۔ یہ بڑی خوشی اور حقوق اُس نے برگزیدوں کو دئے ہین۔ "مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر باپ سے کچھ مانگوگے تو میرے نام سے تمکو دیگا۔ ابتک تمنے میرے نام سے کچھ نہین مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جاوے (یوحنا ۱۶: ۲۳ و ۲۴)

سوالات وخیالات

(۱) کیا اُس شخص کیلئے کچھ عذر ہوسکتا ہے جو روحوں کو جیتنے والا ہونیکا تو اقرار کرتا ہے اور اس بڑی طاقت کو رد کرتا ہے۔

(۲) کیا ہر ایک روحوں کو جیتنے والے ہین۔ اُسکے کام کیلئے کوئی قدرتی طاقتین بھی پائی جاتی ہین؟

Scanned with CamScanner

(۳) چند طاقتون کے نام بتلاؤ جو روحون کے جیتنے والے کے خلاف کام کرتی ہین؟
(۴) مسیح نے روحون کے جیتنے والے کی زندگی مین دعا کو کونسی جگہ دی ہے؟
(۵) جبکہ روح القدس ایسی قدرت والی ہے تو مسیح انسان کو کیون استعمال کرتا ہے؟
(۶) کیا مسیح کی خدمت مین جسکو ہم محض فرض ادا کرنے کیلئے کرتے ہین کچھ خوشی نہین ہوتی؟
(۷) پیشتر اسکے کہ ہماری خوشی پوری ہو۔ کیا ہمارے لئے پاک ہونا ضرور ہے؟

سبق ساتوان

مسیح اپنے ہمخدمت روحونکے جیتنے والونسے کیا طلب کرتا ہے؟

(۱) ضرور ہے کہ وہ مسیح کی زندگی کے مقصد کے لئے وفادار ہو

ضرور ہے کہ وہی مقصد جسکے پورا کرنے کیلئے مسیح آسمان سے اُترا اور وہ جذبہ جس نے ہمارے خداوند اور مالک کی روح کو جلا رکھا تھا ہر ایک روحونکے جیتنے والے کا بھی ہووے مسیح نے فرمایا ہے کہ "مجھکو اپنے باپ کا کام کرنا ضرور ہے" مشہور گوئیے اور راگی۔ ناٹک کرنے والے اور ہر فن کے اُستاد صبر سے اپنے فن کی تربیت اور تعلیم پانیکے لئے کئی سال خرچ کر دیتے اور روز بروز اُسکی مشق کرتے ہین تاکہ اُسمین پوری مہارت حاصل کرکے لوگونکے آگے ظاہر ہو سکین۔ ہماری اُس راہ کی نسبت جسکو ہم روحونکو جیتنے کے لئے اختیار کر لیتے ہین ہمارے خداوند کا کیا فیصلہ ہونا چاہئیے؟ دنیا کا کیا خیال ہونا چاہئیے؟ جب ہم لاپروائی سے بغیر تیاری کئے ہوئے منادی کرنے کیلئے نکل کھڑے ہوتے ہین

(۲) مسیح کی خدمت کی روح کیلئے سچا رہنا چاہئیے۔

مسیح کی خدمت محبّت کی کثرت تھی اور اب بھی ہے۔ کیا آپ نے کبھی کہین یہ بھی پڑھا ہے کہ مسیح نے کسی محتاج کو خالی واپس کر دیا ہو۔ ہرگز نہین۔ اُس نے گھٹنون تک شیطان تک کی بھی سنی۔ "جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی مینے بھی تم سے محبّت رکھی" (یوحنا ۱۵: ۹) خدا نے اپنے بیٹے سے اسقدر محبت کی اور اُس پر یہان تک بھروسہ کیا کہ تمام دنیا کی روحین اُس کے ہاتھون مین سونپ دی گئین اور اب مسیح اُسی محبت اور بھروسے کو اپنے برگزیدہ لوگون کے ہاتھ مین سونپ رہا ہے "میرا حکم یہ ہے کہ جسطرح مین نے تمکو پیار کیا ہے تم بھی ایک دوسرے کو پیار کرو۔ اِس سے بڑھکر انسان کے لئے کوئی محبت نہین ہو سکتی کہ وہ اپنے دوست کے لئے اپنی جان دے۔ تم میرے دوست ہو۔ اگر تم اُن باتون کو کرو جنکا مین تمکو حکم دیتا ہون (یوحنا ۱۵: ۱۲ و ۱۴) محبّت فرض اور ذمہ واری کو حقوق مین تبدیل کر دیتی ہے بچہ اپنی خوشی سے خدمت کرنا پسند کرتا ہے کیونکہ ایسا کرنا اُسکے لئے خوشی ہے۔ لیکن بحالت مجبوری فرض سمجھکر کسی کام کو کرنے سے خوشی جاتی رہتی ہے۔ اسیطرح ہماری خدمت کی کثرت کا اندازہ ہماری اُس محبت کے مطابق ہوگا جو ہم مسیح کے واسطے رکھتے ہین۔

(۳) وہ پوری وفاداری طلب کرتا ہے

مسیح نے آپ کو خالی کیا اور ساری باتون مین باپ کی مرضی پورا کرنے کیلئے سرنگون ہوا۔ وہ اس قسم کی تابعداری و وفاداری اپنے چُنے ہوئے شاگردون سے بھی طلب کرتا ہے۔ "وہ جو باپ یا مان کو مجھسے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لایق نہین ہے۔ اور وہ جو اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہین آتا میرے لایق نہین ہے (متی ۱۰: ۳۷-۳۸) ضرور ہے کہ مسیح کی عزت کے واسطے غیرت مند محبت دوسری تمام خواہشون کو جذب کر لے۔ اِسکا اثر

ہماری نج کی زندگی۔ گھرانے کی زندگی اور پبلک زندگی تک پہونچتا ہے جسطرح بچے کے دل کو صدمہ پہونچتا ہے جب اُس کے باپ کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اسیطرح مسیح چاہتا ہے کہ اُس کے ہر ایک برگذیدے کا دل اُسکی عزت کیلئے غیرت مند ہووے۔

(۴) وہ فرمانبرداری طلب کرتا ہے

مین انگور کا درخت ہون تم ڈالیان ہو۔ اگر تم مجھہ مین قایم ہو اور میری باتین تم مین قایم ہین تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا (یوحنا ۱۵: ۵ و ۷) اگر دعا وہ تار ہے جو روحون کے جیتنے والے کو مسیح کی طاقت سے جوڑ دیتی ہے تو فرمان برداری وہ چابی ہے جسکے ذریعہ وہ تمام طاقت خدمت کیواسطے کام مین لائی جا سکتی ہے۔ لفظ "اگر" بڑا زوردار لفظ ہے۔ سوائے موت کے شاخ اور انگور کے درمیان کوئی چیز آ نہین سکتی۔

(۵) وہ استقلال یا مستقل مزاجی کو طلب کرتا ہے

اگر دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے تو تم جانتے ہو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھہ سے بھی عداوت رکھی ہے..... جو بات مینے تم سے کہی تھی اُسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہین ہوتا۔ اگر اُنہون نے مجھے ستایا تو تمہین بھی ستائین گے..... مین نے یہ باتین تم سے اس لئے کہین کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ (یوحنا ۱۵: ۱۸ و ۲۰ و ۱۶: ۱) اِس کلام مین بہت سے مسیحی کارگذارون کے لئے ایک سخت ملامت ہے۔ کون ہے جو بھیڑ کے ساتھ ساتھ چلنا پسند نہین کرتا؟ کون مخالف کا سامنا کرنا چاہتا ہے؟ ٹھوکر کھانا کیسا آسان ہے۔ ہان یہ خیال کرنا کہ وہ لوگ ہم سے اچھا سلوک کرین کیسا پسند آتا ہے۔ مسیح اپنی تمام زندگی بھر کامل اطمینان کی حالت مین رہا اور بالکل نہین گھبرایا۔ وہ وہی سنجیدگی اور اطمینان اپنے برگزیدون کو بھی عنایت کرتا ہے "مین تمہین اطمینان دئے جاتا ہون۔ اپنا اطمینان تمہین دیتا

ہون.... تمہارا دل نہ گھبراوے اور نہ ڈرے" ڈانوان ڈول کے لئے کسی قسم کا عذر باقی نہین رہا۔

سوالات و خیالات

(۱) مسیح کے مطالبے اسقدر سخت کیون معلوم ہوتے ہین؟

(۲) کیا اس الزام مین کچھہ سچائی نہین ہے کہ منادون کی زندگی آرام طلبی کی زندگی ہے۔ جبکہ وہ بیش قیمت روح کے جیتنے کے لئے تیاری کرنے مین اسقدر تھوڑا وقت صرف کرتے ہین۔

(۳) اُس وفاداری کا بیان کرو جو تم خود مسیح کے لئے رکھتے ہو۔

(۴) اپنی یا مسیح کی زندگی سے ایسے ثبوت پیش کرو جن سے ظاہر ہو جاوے کہ تابعداری کے بدلے قوت حاصل ہوئی ہے۔

سبق آٹھواں

مسیح کی عام ہدایتین اپنے ہمخدمت روحون کے جیتنے والون کے واسطے

(۱) ضرور کہ اُس نے اپنے کام کی رویا دیکھی ہو

"دیکھو مین تم سے کہتا ہون۔ اپنی آنکھین اُٹھا کر کھیتون پر نظر کرو کہ فصل پک گئی ہے (یوحنا ۴: ۳۵) شاگرد چند مہینون تک مسیح کے ساتھ رہ چکے تھے۔ انہون نے اپنی بلاہٹ حاصل کر لی تھی اب قوت پانے اور دیہات مین بھیجے جانے کو تھے لیکن مسیح نے دیکھا کہ اُن مین ایک چیز کی کسر ہے۔ ضرور تھا کہ اُن کو اُنکے کام کی رویا دکھلائی جاوے

یوحنا نے ایک بہت عمدہ تصویر پیش کی ہے۔ حقیر و ذلیل سامریون کے بیچ مین مسیح کھڑا ہوا پکارتا ہے۔ "دیکھو.... اپنی آنکھین اُٹھاؤ.... نگاہ کرو.... فصل"۔ متی بتلاتا ہے کہ مسیح نے بارہون کو باہر بھیجنے سے پیشتر ہزارون کی بھیڑ کا جو اُن کی منتظر کھڑی تھی منظر اُن کو دکھایا۔ لوقا فرماتا ہے کہ ستّرون کو باہر بھیجنے سے پیشتر بھی اُس نے یہی کام کیا مسیح نے دیکھا کہ اُنکو اِس منظر کے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ منتظر لوگون کی بھیڑ اُن کے چارون طرف کھڑی انتظاری کر رہی ہے۔ مسیح ہمیشہ اِس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ بھیڑ مین بعض اشخاص ایسے موجود ہین جو میرے پیغام کو سننے کے منتظر ہین اُنکو وعظ کیا کرتا تھا۔ اُس کی کامیابی کے بھیدون مین سے ایک بھید یہ تھا۔ وہ یقین کرتا تھا کہ اُس کے پاس ایک پیغام ہے اور مرد اور عورتین اُسکو سننے کی بہت خواہشمند ہین۔ یہ وہ رویا ہے جسکو ہر ایک روحون کے جیتنے والے کو حاصل کرنا چاہئے۔ اسکی تمکو ضرورت ہے۔ تمہارے اور تمہارے پیغام کی جماعتین اور افراد منتظر ہین۔

(۲) ضرور ہے کہ وہ اپنے ہم خدمتون کیلئے دعا کرے

"فصل تو بہت ہے پر مزدور تھوڑے ہین۔ پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کیلئے مزدور بھیجدے" (متی ۹: ۳۷ و ۳۸) فصل خداوند کی ہے اور وہ مزدور بھی مہیا کریگا۔ یاد رکھو کہ وہ اپنے ہم خدمت روحون کے جیتنے والون کو منتخب کرتا ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ان کیلئے دعا کرین۔ ہم اپنی کلیسیاؤن۔ سکولون اور مشن کے کھیتون کو آدمیون سے بھر سکتے ہین مگر جبتک کہ وہ مسیح کے منتخب کئے ہوئے نہون وہ نتیجہ جو آزمائش مین ٹھہر سکے اور قایم رہے بہت ہی تھوڑا ہوگا۔ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ کوئی جنرل ایسا ہوگا جو میدانِ جنگ کو چھوڑ کر اپنی فوج کے لئے آدمیون کو بھرتی کرنیکے لئے اِدھر اُدھر

ڈھونڈتا پھرے؟ ہرگز نہین بلکہ وہ جنرل کمانڈنگ کو لکھکر اور اپنی ضرورت کا بیان کر کے مدد کیلئے درخواست کریگا۔ اِس بڑی فصل کے درمیان جو گویا ہمارے آنے کی منتظر ہے ہماری حالت ایسی ہی ہے۔

(۳) ضرور ہے کہ وہ یہ وعظ کرے کہ آسمان کی بادشاہت ایک حقیقت ہے

"یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے (متی ۱۰: ۷) بہت سے لوگون کے نزدیک آسمان کی بادشاہت صرف ایک وہم ہے۔ یہ قبر کے دوسری طرف نامعلوم دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم کیون اسکا فکر کرین۔ دنیا حقیقت کو چاہتی ہے۔ ہان ایسی حقیقت جسکی نسبت وہ غلطی نہ کر سکے۔ آسمان کی بادشاہت یہان ہے اور اب ہے۔ لوگون کو دراصل اسی پیغام کی ضرورت اور خواہش ہے "دیکھو مین دروازے پر کھڑا ہون اور کھٹکھٹاتا ہون اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے مین اندر آؤنگا اور اُس کے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ" (مکاشفات ۳: ۲۰) زندہ مسیح کی ہر روز یہی پکار ہے۔ اسکی خبر دوسرون تک پہونچادو۔

(۴) ضرور ہے کہ وہ اپنے تئین اور اپنی طاقتون کو بلا کسی قسم کی جھجک کے دیدیوے۔

"تم نے مفت پایا مفت دو" (متی ۱۰: ۸) یہ ایک عالمگیر حکم ہے اور اِسکے مطابق زندگی بسر کرنا مشکل ہے۔ لیکن مسیح نے اپنے آپ کو نہین بچایا بلکہ وہ "بے خود" سمجھا گیا۔ کیونکہ اُس نے اس طرح سے اپنے تئین لوگون کیلئے دیدیا۔ سنئے "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا" اگر روحون کے جیتنے والے نے وہ بخشش اور سب کچھ جو اُس مین شامل ہے خدا کے ہاتھون سے پایا ہے تو

Scanned with CamScanner

اُس کے دینے کے پیمانے کی خواہ روپیہ ہو یا وقت یا اپنی شخصیت سب کچھ کی تشریح کیگئی ہے۔

سوالات وخیالات

(۱) مسیح کے دینے کا پیمانہ غیر مسیحیون کے دینے کے پیمانون سے مقابلہ کرو۔

(۲) آسمان کی بادشاہت کی حقیقت کا مطلب تمہارے لئے کیا ہے؟

(۳) کیا دعا خداوند کے کام کے متعلق کُل انتظام مین مددگار ہوسکتی ہے؟

(۴) کوشش کرکے اپنے کام کے متعلق اپنی رویا کو الفاظ مین بیان کرو۔

سبق نوان

انجیل کی اشاعت کے متعلق خاص ہدایتین

ان ہدایتون کے جاننے کیلئے ہم اس سے بہتر اور کچھ نہین بتلا سکتے کہ متی ۱۰ باب اور لوقا ۹ و ۱۰ باب پڑھے جاوین جنمین بارھون اور سترون کے بھیجے جانیکا بیان پایا جاتا ہے۔

(۱) پہلا حکم یہ ہے کہ ہلکے ہو کر یعنے بلا بوجھ کے جاؤ

ضرور ہے کہ وہ اس دنیا کی چیزون سے دبا ہوا نہ ہو۔ اگر یہ چیزین اُس کے پاس ہون بھی تو ایسے طور پر زندگی بسر کرے گویا یہ چیزین اُس کے پاس نہین ہین۔ اُسکا دل و دماغ دنیاوی مال و متاع کے فکر و تردد سے بالکل آزاد ہونا چاہیئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس حکم کے حقیقی معنے لفظ دریق مین پائے جاتے ہین۔ یہان سچی زندگی بسر کرنیکی نسبت چیلنج دیا جاتا ہے۔ وہ کارندہ جو روح کی قوت اور روحون کے جیتنے کیلئے جذبہ سے

بھرا ہوا ہے وہ بغیر کسی مشکل کے عزت پائیگا اور اپنے گذارے کیلئے سب کچھ حاصل کریگا وہ جو درحقیقت نیک شخص ہے کبھی خوراک کا محتاج نہوگا۔

(۲) دریافت کرو کہ قصبہ مین کون شخص لائق ہے

اُن کے پاس جاؤ جو نیکنام ہین۔ اُن کی تلاش کرو جو روحانی طور پر لایق ہین۔ خواہ وہ دولتمند یا غریب ہون مگر جو روحانی طور پر تکلیف مین ہین وہ تمہارے پیغام کو خوشی سے سنینگے۔ مغرور خود غرض آدمی کو اتنی فرصت نہین ہے کہ تمہارے بارے کھوئے ہوئے نجات دہندے کے متعلق تمہاری باتون کو سُنے۔ ایسے شخصون کو چھوڑ کر اُن کے پاس جاؤ جو سچائی کو جاننے اور اُسکی قدر کرنیکے خواہشمند ہین۔ کسی قصبہ مین بغیر سوچے سمجھے یون ہی نہ جاؤ بلکہ قصبے مین داخل ہونے سے پیشتر اچھی جانچ اور پڑتال کر لو۔

(۳) اُسی گھر مین ٹھہرو - ۱۱ آیت

ایسے گھر مین تمہاری عزت ہوگی۔ لوگ بھی جاینگے کہ تم کہان مل سکتے ہو۔ متلاشی تمہارے پاس آنے سے نہ ڈرینگے۔ اُس ایک گھر کو مسیح کیلئے جیت لو اور وہ اُس جگہ کیلئے ایک مستقل روشنی ہونگے۔ اپنی ساری کوشش اُسی ایک خاندان پر لگا دو۔ سارے قصبے پر اپنی طاقتون کو خرچ کرنا نادانی ہوگی۔ جس گھر مین تم رہتے ہو اُس سے شروع کرکے ایک ایک کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کرو

(۴) تمہاری برکت صرف اُنہین پر ہوگی جو اُس برکت کی قدر کرتے اور اُس کو قبول کرتے ہین

تمہاری سب سے بڑی برکت کسی گھرانے کیلئے یہ ہے کہ تم سلامتی کے شاہزادے کو اُس گھر مین اپنے ساتھ لیجاؤ اور اُس کو وہان چھوڑ جاؤ۔ وہ جس نے تمکو طاقت۔ دانائی اور

Scanned with CamScanner

سلامتی بخشی ہے اُنکے لئے ایسا کریگا - اُس نے فرمایا ہے " دیکھو مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہون" اگر وہان کے لوگ تمہارے پیغام کو قبول نہ کرین تو وہان سے چلے جاؤ کیونکہ وہ نہ تمکو اور نہ اُسکو جسکو تم اُنہیں دینا چاہتے ہو قبول کرینگے - مسیح زبردستی سے اپنے تئین کسیکو قبول کرانا نہین چاہتا -

(۵) جو تمہارے پیغام کو رد کرین اُنکے برخلاف گواہی دو [لوقا ۱۰: ۱۰ و متی ۱۰: ۱۴]

یہ اُن سارے کامون مین سے جو مسیح نے ہمارے سپرد کئے ہین سب سے سخت کام ہے - یہ بہت ہی مشکل بات ہے کہ ہم مسیح کیلئے وفادار ہون اور اُس کے نام اور عزت کیلئے غیرت مند ہون اور نیز اُس شخص سے جو مسیح کی ایسی محبّت کو رد کرتا ہے انتقام لینے کی خواہش کرنے سے باز رہین - شاگردون نے اُس بدسلوکی کے باعث جو سامریون نے مسیح کی کی چاہا کہ اُن پر آگ برسائی جاوے برعکس اسکے مسیح یروشلم کو نبیون کے جان بوجھ کر قتل کرنے کا ملزم ٹھہرا کر اُن پر آنسو بہاتا ہے - ہماری آخری گواہی کا مزاج ایسا ہی ہونا چاہئے - سخت ترین الفاظ کا استعمال خواہ از روئے انصاف درست بھی ہو تو بھی وہ لوگون کو تمہارے اور تمہارے پیغام کے نزدیک لانے کے بجائے پرے لے جاویگا - اگر تمہاری وہی گواہی گہری ہمدردی کے ساتھ اور اُنکی آئندہ کی بھلائی کو مدّنظر رکھتے ہوئے دی جاوے اور اُنکو معلوم ہو جاوے کہ تم فی الحقیقت اُنکی جانون کے لئے فکرمند ہو اور تمہاری یہ فکرمندی یا خواہش پاک ہو اور آنسوؤن سے ترکیگئی ہو تو تمہاری روح کی ایسی سرگرمی کا پیغام برسون تک اُن کے دلون مین جاگزین رہیگا -

(۶) دانا ... اور بے بدّھو

روزمرّہ کی معمولی طرز رکھو اور خواہ مخواہ خطرے مین نہ پڑو - کیا تمنے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ سوائے ریاکارون کے ڈانٹنے کے یسوع ہر موقع پر کیسی نرمی اور مہربانی سے کلام کرتا تھا - اگر تم محبت اور تعظیم کے ساتھ لوگون سے پیش آؤ تو غریب بڑے شوق سے تمہاری بات پر کان دھرینگے - یہانتک کہ تمہارے دشمن بھی کھلم کھلا تمہاری مخالفت کرنے سے معذور ہو جاوینگے -

(۷) جب وہ تمہیں پکڑوائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کسطرح کہیں گے یا کیا کہینگے

اگر تمہیں قیدخانہ میں جانا پڑجاوے تو تم مت گھبراؤ - تم نے اپنی پوری کوشش کی ہے - اور ہر طرح سے کرتے جاؤ - جس کسی طریقے سے تمکو فائدہ پہونچ سکے اُسے حتی المقدور استعمال میں لاؤ - جس ایمان کی تم حامی بھرتے ہو اُس کیلئے جوابدہی کرو اور پھر اپنی ساری فکر خدا پر ڈالدو اور اُس پر بھروسہ رکھو اور وہ تمہارا ذمہ وار ہوگا - عدالت گاہ میں ایسی شہادت کا پیش ہونا - خواہ اُسکے باعث استیفان جیسے شخص کا شہید ہو جانا ہی وقوع میں آوے ملک کے کونے کونے میں گونج جاویگی - یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یسوع ہمارے واسطے کوئی دوسری معذرت پیش نہیں کرتا - سوائے اسکے کہ " جو آخیر تک برداشت کرتا ہے نجات حاصل کریگا "

(۸) جب وہ تمھیں ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے میں بھاگ جاؤ

ایک کہتا ہے کہ یہ بزدلی کا طریقہ ہے - اور جواب یہ ہے کہ بڑی دانائی اور سوچ کی تجویز ہے - روحوں کا معاملہ ہے نہ کہ تمہاری عزت کا - ایسی جگہ کی طرف کوچ کر جاؤ جہاں لوگ تمہیں اور تمہارے پیغام کو قبول کرینگے - شاید اگلے گاؤں

ہیں کوئی ایسا شخص تمہارا کلام سننے کو ٹھہرا ہو۔ جو اُن تمام لوگوں پر جو تمہاری مخالفت کرتے تھے خاص رسوخ رکھتا ہو۔

(۹) آخری سب سے بڑا حکم متی ۲۸ باب ۱۸-۲۰ آیات میں ملتا ہے سب سے بڑا حکم

ہم پہلے ہی اُس قوت کو جو ایک برگزیدہ روحوں کو جیتنے والے شخص کا باعث فتح ہوتی ہے دیکھ چکے ہیں۔ جو حصّہ اسمیں ہمارے متعلق ہے وہ صرف یہ ہے:۔ "سکھلاؤ"۔ "بپتسمہ دو"۔ اور پھر "سکھلاؤ" اگر کچھ بھی حقیقت اِس ترتیب میں ہے جو ہم اس حکم میں دیکھتے ہیں۔ تو محض سرسری سی ظاہرا تعلیم دینے پر ہی بپتسمہ دے ڈالنا باعث سخت خطرے کا ہے۔ کیونکہ اگر ترتیب کچھ معنی رکھتی ہے تو وہ یہی ہو سکتے ہیں کہ بپتسمے کی رسم کے استعمال کا تحفظ رہے اور اِسکے بیجا استعمال سے بُرے نتائج پیدا نہ ہوں۔

بپتسمہ روح القدس کی قدرت سے دوبارہ پیدائش کا نشان ہے۔ اور جہاں یہ زندگی از سرِ نو نہ شروع ہوئی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کا نام بیفائدہ لیا گیا۔ اسی لئے سنجیدگی اور سچائی کے ساتھ بپتسمہ کی تیاری کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے۔ اور جب بپتسمہ ہو چکے۔ حکم ہے کہ پھر تعلیم دیجاوے نومریدوں کا بعد میں ضرور خیال رکھنا اور اُن کی دلجوئی کرنا روحوں کے طالبوں کے واسطے ایک بڑا مشکل کام ہے۔ پر پھر یہاں بھی ایک حکم در پیش ہوتا ہے کہ تم کارندوں کے واسطے دعا مانگو۔ پس جیسا کہ روح القدس کے قائل کرنے والی قدرت پر ہمکو بھروسہ ہوگا۔ اُتنا ہی پھل ہم حاصل کرینگے۔ اور جتنا بھروسہ ہمارا یسوع مسیح میں

ہوگا کہ وہ اپنی نومرید کلیسا کی تعلیم اور تربیت کے واسطے کارندے کھڑے کریگا اُسی قدر پھل بھی رہیگا۔

سوالات و اشارات

(۱) کیا ہم اُنہیں کے پاس جائیں جو ہمارا پیغام سننا چاہتے ہیں۔

(۲) بائیل کی کتنی کتابیں ایسے لوگوں نے لکھیں جو قید میں تھے۔

(۳) کتنے خطبے یا بیانات ایسے درج ہیں جو کہ عدالت گاہوں میں یا منصفوں کے سامنے پیش کئے گئے

(۴) کیا ہم غریب نومریدوں کو بہت جلد مدد دینے کو راضی ہو کر خدا کی تجویزوں اور ارادوں میں خلل انداز ہو سکتے ہیں۔؟

(۵) جب دشمن یسوع پر حملہ کرتے تھے تو وہ کسطرح اپنا بچاؤ کرتا تھا۔

(۶) یسوع کے اُن احکام کا جو اُس نے اپنے ساتھیوں کو دئے اور ایک سچے سادھو یا سنیاسی کے عہد و پیمان کا مقابلہ کرو۔

لوگوں کے ساتھ اُسکا نقطۂ موافقت

سبق دسواں

یسوع کا نقطۂ موافقت انسان کے ساتھ بذریعہ عالم فطرت و زندگی روزمرہ

مخلوقات بمعہ انسان خدا کے ارادہ کئے ہوئے کاموں میں سے ہے۔ اور روزمرہ کی زندگی میں سے کئی ایک واقعات خالق کے دل کے اندرونی احساس

کو ہمارے اوپر ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ یسوع جانتا تھا کہ عالم فطرت اور زندگی کی حقیقتوں کو پیش کرنا ہی تھا کہ وہ فوراً فہم مین آجاتیں۔ یہی سبب تھا کہ اسکی راست اور آسان تعلیم فوراً دل میں جگہ پا جاتی تھی۔ اور وہ ایک اختیار والے کی مانند تعلیم دیتا اور بڑے بڑے اُستاد جو کسی خاص فلسفے کے قواعد یا ریت اور رسم پر چلتے تھے لاجواب ہو جاتے تھے۔ آؤ ہم اُسکے قدموں میں بیٹھکر اگر ممکن ہو تو دیکھیں کہ وہ کسطرح بنی نوع انسان کے ساتھ واقفیت پیدا کرتا تھا۔

(۱) مسیح نے ایک روز سورج کو بڑے جاہ وجلال کے ساتھ نکلتے دیکھا۔ اور ساتھ ہی کہ کسطرح کُہر غایب ہونے لگی۔ اور کونے کونے میں سے تاریکی بھاگ نکلی۔ گھاس کے آنسو پونچھے گئے اور مردہ بیج زندہ ہو گئے۔ اور کھیت میں بالوں کے اندر دانہ پک گیا۔ اِس استعارے میں اُس نے اپنے تئیں دیکھا اور چلّا اُٹھا "میں دنیا کا نور ہوں" یوحنا ۸۔ باب ۱۲۔ آیت۔

(۲) وہ ایک تاکستان میں کھڑا ہوا کارندوں کو انگور کی بیلیں چھانٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ کسطرح نئی اور پُرانی ٹہنیاں باغبان اپنی سمجھ کے مطابق کاٹتا اور چھانٹتا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس نے معلوم کیا کہ کٹی ہوئی جگہ بالکل سالم ہو گئی اور لمبی ناقص بیل کے بجائے پھول کی کلیاں جو انگوروں کے خوشوں کا آغاز ہیں پھوٹ آئیں۔ مسیح نے خدا باپ کو باغبان سے تشبیہہ دیا اور اپنے تئیں انگور کی بیل سے اور اپنے چنے ہُوں کو ثمر دار شاخیں کہا۔ یوحنا ۱۵ باب۔ آیات ۱-۵۔

(۳) اُس نے اپنے گاؤں کی گلیوں میں دیکھا تھا کہ کسطرح آندھی کوڑے اور کرکٹ

کو اُڑا لیجاتی ہے۔ اُس نے کوچے میں ہوا کے تیز جھونکے کو محسوس کیا تھا۔ یہانتک کہ اُسکو سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ وہ ہوا کے ساتھ دوڑا بھی تھا اور اُس لذت اور مسرت سے واقف تھا جو کہ ہوا کے اوپر اُٹھائے لئے جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اُس نے وہ دن بھی دیکھا تھا جبکہ ہوا بند تھی اور سب کچھ بے حس و حرکت تھا۔ اور تپتے ہوئے سورج کے زور سے سب کچھ پژمردہ ہو رہا تھا۔ اور بعد ازاں ہوا چلنے لگی اور سب کچھ پھر تازہ نظر آنے لگا۔ یسوع نے خیال کیا کہ ہوا کتنی بڑی مشابہت اُسکے باپ کی روح کے ساتھ رکھتی تھی۔ جو کچھ اُسکے آگے تھا۔ اُسے وہ صاف کرتی تھی۔ جو کوئی اُسکا مقابلہ کرتا۔ وہ اُسکو گراتی تھی۔ جو اُسکے ساتھ ملکر چلتے۔ وہ اُنکی حامی اور مددگار ہوتی۔ اور بغیر ہونا موت اور اُسکے ساتھ ہونا اور تازگی پانا سر نو پیدا ہونے کی مانند تھا۔

(۴) یسوع نے گاؤں کے کوئیں کے پاس بیٹھکر دوپہر کے وقت تھکی ماندی اور پیاسی بھیڑوں کو دیکھا ہوگا۔ اور یہ بھی کہ کسطرح پاسبان ڈول پر ڈول پانی کا کھینچے جاتے تھے۔ جبتک ایک بھیڑ بھی پیاسی نہ رہتی۔ اِس تمثیل میں اُس نے اپنے تئیں دیکھا کہ وہ کسطرح اپنے جھنڈ کے ہر ایک جنس کو ابدی زندگی کا پانی پلاتا تھا۔

ہمیں اور کیا تمثیلیں چاہئیں؟ اُس نے آگ۔ بجلی۔ پانی۔ مُہر۔ خمیر۔ سوسن۔ گھاس۔ چڑیا۔ بیج بونے والا۔ فصل کاٹنے والا۔ چرواہا۔ اور سیکڑوں اور ذریعوں میں وہ باتیں دیکھیں۔ جو کہ چھپی ہوئی باتوں کو اُسپر ظاہر کرتی تھیں۔ وہ اُس کے

باپ اور بنی نوع انسان کے ساتھ اُسکے سلوک کو اُسپر ظاہر کرتی تھیں - ایک ماہر اور لایق موسیقی اپنے خیالات کو اپنے دلپسند آلہ موسیقی کے ذریعہ سے ظاہر کرسکتا ہے وہ ہاتھ کی ایک جس ہی مین اُسکے دل کا حال کھولدیتا - اُس سے گویا بولتا اور اس کے واسطے بول پڑتا ہے - ایسے ہی یسوع کا حال تھا - تمام مخلوق جیسے کہ اُسکا اپنا برلظ تھا اور وہ اُسپر راگ نکالنے سے باز نہیں رہ سکتا تھا - ایسے کہ دنیا اسکے سر میں الٰہی رگ پہچانتی -

سوالات اور خیالات

(۱) غیر اور ناواقف لوگوں کے ساتھ موافقت حاصل کرنے میں کیون روزمرہ کی زندگی کے کاروبار یا عالم فطرت کا کوئی مخلوق زیادہ باعث امداد ہوتا ہے

(۲) یسوع کی تعلیم کن باتوں میں اور مذہبی اُستادوں کی تعلیم سے مختلف ہے -

(۳) ذیل کی مثالوں کا ذکر تم کسطور پر کسی ناواقف یا اجنبی شخص سے کروگے - نور متی ۵ باب - ۱۳ آیت + چراغ لوقا ۸ باب - ۱۶ آیت + سوسن متی ۶ باب ۲۸ آیت + بجلی متی ۲۴ باب - ۲۷ آیت -

گیارہواں سبق

مسیح کا بچے کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کی ساتھ نقطۂ مطابقت

بجلی چمکے - رعد کڑکے - آندھی چلے اور طوفان برپا ہو - چکّی کی آواز دھیمی ہو - یا غمزدہ لوگ سڑکوں پر چلتے پھرتے ہوں - توبھی بعض لوگوں کو ان میں کچھ بھی نظر نہیں آتا - روزمرہ کی زندگی پر غور کرنیکے بجائے سبکی یہی خواہش ہوتی ہے کہ

کسی طرح سے اِس چکّی کے پھیر سے چھوٹیں - تاہم اگر انسان اپنی روزانہ زندگی اور معمولی اشغال میں اور عالم فطرت میں سے کوئی سبق نہ حاصل کرے - توبھی خدا نے اپنی گواہی اور شہادت انکے گھروں میں چھوڑ دی ہے - چھوٹا بچہ گنہگاروں کے ساتھ نقطۂ مطابقت حاصل کرنیکے لئے سب سے اعلےٰ اور پاکیزہ ذریعہ ہے -

شاعر وھیٹر جے - جی یوں لکھتا ہے - کمزوری اور ناتوانی کے ذریعے ہی سے ہم محبّت کے سبب سے گہرے اور عمدہ سبق سیکھتے ہیں - خدا نے یہ معصوم ننھے بچے پیدا کئے ہیں کہ آدمی ان سے تعلیم حاصل کرے - ہم دنیا کی خستہ حالی میں سے گذرتے ہیں اور ہمارا ایمان دھندلا ہو جاتا ہے - مگر بچہ خداوند تعالیٰ کا تازہ معجزہ ہے - اور اسلئے وہ ہماری نسبت خدا کے زیادہ نزدیک ہے -

(۱) بچے کی محسوس کرنے والی پاکیزگی بہشت کی پاکیزگی کی مثال ہے - مرقس ۱۰ باب - ۱۳ و ۱۶ آیت تک + متی ۱۹ باب ۱۴ آیت + لوقا ۱۹ باب ۱۵ آیت + باپ کی خاندانی زندگی کے اظہار میں ذیل کی باتوں پر غور کرو -

(الف) مردوں کی نسبت عورتیں اپنے بچوں کے بارے میں اور بہشت میں انکی جگہ اور مرتبے کے بارے میں اپنی طبعی واقفیت کے باعث حقیقت کو زیادہ پہچان سکتی تھیں -

(ب) مرد بچوں کو اپنے کام میں محض ایک رُکاوٹ ہی سمجھتے تھے -

(ج) بچوں کے تیز احساس طبایع مسیح کی طرف طبعاً مائل تھے (بچے کبھی کسی کے نزدیک جسکو وہ ناپسند کرتے ہین نہیں جاتے) مسیح اور بچے ایک ہی گھر کے شرکاء تھے -

Scanned with CamScanner

(د) مسیح نے انکو بہشت کی بادشاہت کا وارث قرار دیا اور انکو برکت دی اگر شاگردوں نے پہاڑی وعظ کے معنے کئے ہوں تو ضرور انہوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ زندگی پاکیزہ اجناس میں سے مسیح بچوں کو قرار دیتا تھا۔ وہ کسی کو جو راست دل نہ تھا برکت نہ دیتا تھا۔

(۲) بہشت میں داخل ہونے کی شرط یہ ٹھہرائی گئی ہے کہ روح بچے کی مانند بے لوث اور سچے بھروسے سے معمور ہو۔

(متی ۱۸ باب ۳ آیت + مرقس ۱۰ باب ۱۵ آیت) مسیح نے ایک چھوٹا بچہ انکے بیچ مین کھڑا کیا۔ اور بعد میں کچھ ذکر نہیں کہ کیا ہوا اور کیا کہا گیا۔ لیکن اگر ہم تھوڑا سا غور کریں تو معلوم ہو جاویگا کہ مسیح کا کیا مطلب تھا۔

(الف) کیا تم نے اس بات کا خیال کیا ہے کہ کسقدر خوف کے ساتھ ایک بچہ پہلی بار گناہ کرتا ہے۔

(ب) کیا تمنے خیال کیا ہے کہ جب کسی بچے کو اسکے پہلے قصوروں کے واسطے ٹوکا جاوے۔ وہ کیسی فراخدلی سے اقرار کرتا اور سچی توبہ کرتا ہے۔

(ج) کیا تمنے اِس بات پر غور کیا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ سزا پانا اُسکے واسطے ضروری ہے۔ اور وہ اس سبب سے تمہارے ساتھ ناراضگی اور خفگی دل مین نہیں رکھتا۔ بلکہ تمہارے ساتھ اور بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔

(د) کیا تمنے اس بات کا خیال کیا ہے کہ جب سزا دی جا چکتی ہے یا قصور معاف کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنے خوف اور اندیشے کیسی جلدی بھول جاتا ہے اور اسطرح بیفکر ہو کر کھیلنے لگتا ہے جیسے کہ کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔

سچی تبدیلی کی روح یہی ہے۔ اوّل گہری توبہ کی روح۔ دوسرے یہ سادہ ایمان کہ چونکہ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ اپنے اوپر لے لئے۔ ہم معاف کئے گئے ہیں اور اس گناہ کا خطرہ اور ڈر ہمیشہ کے واسطے دور ہو گیا اور جاتا رہا ہے۔

(۳) بچے کی فروتنی بہشت کی بڑائی ہے

اسمیں بھی مسیح نے ہمیں اور کوئی اشارہ نہیں دیا کہ ہم اُسکے اس قول کو کن معنوں میں لیں۔ سوائے اسکے کہ ہم ایک معصوم بچے کو مدنظر رکھیں۔ آؤ ہم ایک دو نقطوں کو لیکر دیکھیں کہ ہم ان سے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

(الف) اگر وہ کسی کے لئے جنسے اونکو محبت ہو کچھ کام کریں تو شیخی اور غرور بالکل ظاہر نہیں کرتے۔ باوجود اسکے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ شرط لگا کر سب سے بڑھکر حقیر کام بھی خوشی سے کرینگے۔

(ب) بچے نازک مزاج ہوتے اور بڑی جلدی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ پر اگر پیار کے ساتھ اُنکو روکا جاوے اور اُنکی اصلاح کیجاوے تو وہ بُرا نہیں مانتے۔ وہ ٹوکے جانے کے باعث صرف شرمندہ ہوتے ہیں۔

(ج) بچوں کی زندگی کا دار و مدار اوروں پر ہوتا ہے اور وہ اُسی کے مطابق چلائی جاتا ہے۔ اور وہ بناوٹی زندگی بسر نہیں کرتا۔

(د) بچے کو اس سے بڑھکر کسی اور بات سے خوشی حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اپنے پیارے اور عزیز کو کسی کام کے کرنے مین مدد دے۔ وہ کام کو اپنا کام نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی اِس بات کا خیال کرتا ہے کہ اُسے کوئی اجر ملیگا یا نہیں وہ محض مدد دینے کو راضی ہے اور اسی امر کو بڑی خوشی کا باعث سمجھتا ہے۔

(۲) بچہ طبعاً بیماری - رنج و غم کو بغیر اس خواہش کے کسی طرح وہ اسکو کم کرنے میں مدد کر سکے - دیکھ نہیں سکتا -

ایک ایسی نازک طبیعت جسمیں غرور کا نام و نشان نہو - جو اپنی ہستی کے واسطے دوسرون کی دست نگر ہو - خدمت پسند اور ہمدردی سے پُر - یہی وہ فروتنی کی روح ہے جو باپ کے گھر کی ضیافت مین عزت کی جگہ حاصل کرتی ہے -

(۴) مسیح کے نام میں کسی بچہ کو قبول کرنا مسیح کو قبول کرنا ہے

متی ۱۸ باب ۵ آیت

کیا ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح بچے کو اپنے پائے تک اُٹھاتا ہے - یا یہ محض بچّے کی خدمت کرنے کا اجر ہے ؟ - ذیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے معنے درست ہیں ان چھوٹے بچوں میں سے ایک کو بھی ٹھوکر کھلانا موت ہے + آیت ۶ - کیونکہ جو شخص کسی بچے کو ٹھوکر کھلاتا ہے اُسے پہلے ذیل سے لڑنا ہوگا -

(الف) بچے کے فرشتوں کے ساتھ - آیت ۱۰ + (ب) مسیح کے ساتھ جو بچوں کو بچانے کیلئے آیا - آیت ۱۱ - (ج) خدا کی مرضی کے خلاف آیت ۱۳ -

مذکورہ بالا چند ایک طریقے ہیں - جیسے مسیح نے زندگی کی سب سے گہری پیچیدہ اور پاکیزہ اور نہایت ضروری حقیقتوں کو بچے کے ذریعے سے سکھایا -

سوالات اور خیالات

(۱) بچے کے اطوار و عادات پر غور کرو - وہ اسکے ماں باپ کے دلونکی کنجیاں ہیں -

(۲) اگر لوگوں کی بڑی بھیڑ کوئی بیہودہ گیت مثلاً ہولی کے موقع پر گاتی ہو تو اُنکو کسطرح سکھاؤ گے کہ حمد کے گیت گانے چاہئیں - متی ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ آیت

(۳) اگر کوئی شخص سچائی سے کنارہ کشی کر رہا ہو تو - متی ۱۱ باب ۱۷ آیت کو اُسکے سامنے کس طرز پر پیش کرو گے -

(۴) اگر کوئی شخص روحانی یا جسمانی کمزوری مین مبتلا ہو تو مسیح کو اُسکے سامنے پیش کرنے مین تم لوقا ۱۱ باب ۱۱ آیت کو کسطرح استعمال کرو گے -

(۵) متی ۱۸ باب ۳ سے ۱۴ آیات کو کسی غیر مسیحی یا متلاشی یا نومرید کے سامنے پیش کرتے ہوئے تم کیا سبق نکالو گے -

لوگون کو جیت لینے کیواسطے اُسکے طریقے

(۱) گناہگارون کے ساتھ اُسکا سلوک

سبق بارہوان

شخص جسکو کلیسا اور دُنیا دونون نے قصوروار ٹھہرایا ہو

مثال - آدمی جو اندھا پیدا ہوا (رد کیا ہوا) یوحنا ۹ باب -

(۱) کن صورتون مین اُنکی ملاقات ہوئی ؟

سمجھا گیا تھا کہ جو آدمی اندھا پیدا ہوا یا تو خود بڑا گنہگار تھا - ورنہ اپنے والدین کے گناہوں کے واسطے دُکھ اُٹھاتا تھا - اسلئے تاکہ ہیکل کے اندر مگر پھاٹکوں سے باہر بیٹھا وہ روزی مانگا کرتا تھا - خداوند یسوع کے دل میں یہ دیکھکر کہ وہ سب بے انصافی سے قصوروار سمجھا جاتا ہے - اسکے لئے رحم آیا - اور وہ اُس کی مدد کے واسطے گیا -

(۲) موقع اور مقام

عیدوں کی عید کے موقعے پر یا اسکے تھوڑے عرصے کے بعد یہ واقعہ ہیکل کے پھاٹک کے سامنے یا شہر کے پھاٹکوں میں سے ایک کے سامنے ہوا۔

(۳) نقطۂ مطابقت

نابینے کی جسمانی اور روحانی صحت کی حاجتمندی۔

(۴) طرزِ عمل

(الف) مسیح نے اُس شخص پر زندگی کا اور اُسکے دُکھوں کا کچھ اور ہی نیا مقصد ظاہر کیا جس سے اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ اندھے بھی خدا کا جلال ظاہر کرنے کے واسطے پیدا کئے گئے تھے۔

(ب) وہ اُس کے دل میں امید بھی پیدا کرتا ہے۔ جب اُسے کہتا ہے۔ کہ مجھے جبتک موقع ہے خدا کے کام کرنے ہیں۔

(ج) اُس نے اس امید کو اور بھی پختہ کر دیا۔ جب اُس نے کہا "میں دنیا کا نور ہوں"۔

(د) وہ ایمان کو زیادہ مضبوط کرتا ہے۔ جبکہ وہ ہمدردی ظاہر کرتا اور معمولی مٹی کا استعمال کرتا ہے۔

(ر) وہ اُس شخص کی سرگرمی کا امتحان کرتا ہے جب وہ اُسے ایک چھوٹا سا حکم دیتا ہے۔ کہ وہ جا کر شلوم کے حوض میں اپنی آنکھیں دھو ڈالے۔ اُسنے اُسے کچھ کام کرنے کو دیا۔ اُسے کسیکو اپنے ساتھ لیجانا پڑا ہوگا۔ کم ازکم بعض نکتہ چینیوں نے اس سے کچھ سوال تو ضرور پوچھے ہونگے۔

(س) یسوع اب الگ ہو جاتا ہے اور کلیسا اور دنیا سے جنہوں نے اسکو پہلے رد

کر دیا تھا۔ اکیلے اپنے جھگڑے نبیڑنے کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ وہ نابینا اب اس جنگ کے باعث اپنے محسن کے لئے ایمان اور عرفان میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ پہلے تو وہ اُسے "ایک مرد" آیت ۱۱۔ کہکر بیان کرتا ہے۔ پھر وہ اُسے نبی کا لقب دیتا ہے۔ آیت ۱۷۔ اور بعد ازاں مرد خدا کہتا ہے۔ آیت ۳۳۔

(ص) اس آدمی کے سبب سے زیادہ گھبراہٹ۔ پریشانی اور آزمائش کے وقت یسوع پھر اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرتا ہے۔ مگر جسمانی امداد کے واسطے نہیں وہ اپنے تئیں اُسپر ابن خدا کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔ گو کلیسائی حاکم اسکی اُلوہیت کو تسلیم نہ کرتے تھے۔

(۵) نتائج

ٹھٹھا باز فریسیوں کے سامنے ہی وہ آدمی یسوع پر ایمان لایا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور اُسکی عبادت کی۔ اس نے یسوع پا لیا۔ جس نے اس کی گذشتہ زندگی میں سے بدنامی کا دھبہ نکالدیا۔ اور دنیا کے سامنے آزاد کر دیا۔

سوالات اور خیالات

(۱) مسیح کے کاموں سے ہمیں اپنے ملک کے رد کئے ہوئے لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے کیا تعلیم ملتی ہے؟

(۲) کلیسائی بندشوں میں سے آزاد ہونے کا کن صورتوں میں انسان کو حق ہو سکتا ہے؟ متی ۲۳ باب ۱۳ آیت۔

(۳) اگر کسی تجربے کی اصلیت کے واسطے ہمیں بحث مباحثہ کرنا ہو تو کیا ہمارا اِس تجربے کے بارے میں ایمان زیادہ مضبوط ہو جاویگا۔

(۴) روکے ہوئے شخص کا نقطۂ خیال اسکے اپنے بارے میں اور عام طور پر اسکے اپنی زندگی کے اعلےٰ پیمانے پر لانے کیواسطے تم کیا طرز استعمال کروگے ہمارے اپنے تجربوں کو اوروں کے سامنے بیان کرنیکے واسطے کیا کوئی اجر پانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

تیرھواں سبق

ایک شخص جو کہ کھلم کھلا گناہ کی حالت مین رہے

مثلاً سامری عورت۔ یوحنا ۴ باب ۱ سے ۴۲ آیت تک

(۱) کن حالات کے اندر اُنکی ملاقات ہوئی

مسیح اپنے دوسرے دورے پر گلیل کو جا رہا تھا۔ تھکا ماندہ وہ کنوئیں پر ٹھہر گیا۔ اور اُس کے شاگرد کھانا لانے کو گئے۔ وہ عورت ایک ایسے طبقے سے تھی جسکو وہاں کے لوگ حقارت سے دیکھتے تھے۔ مگر تاہم گاؤں میں اُسکا خاصا رسوخ تھا۔ وہ مسیح مسعود کے آنے پر امید رکھتی تھی۔ مگر ساتھ کھلم کھلا گناہ میں زندگی بسر کرتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر ان کی ملاقات نہ ہوئی تھی۔ عورت اکیلی پانی بھرنے کنوئیں پر آئی۔

(۲) موقع اور مقام

دوپہر کا وقت تھا۔ عورتوں کیلئے اُسوقت پانی بھرنے کو جانا غیر معمولی بات تھی۔ اور مقام ملاقات گاؤں کا کنواں جسے یعقوب کا کنواں کہتے ہیں سامریہ کے ایک گاؤں سوخار نامی مین تھا۔

(۳) نقطۂ موافقت

انکی عام ضرورت یعنے پینے کا پانی۔

(۴) مسیح کا طرز عمل

(الف) مسیح ایک فروتن خواستگار بن جاتا اور اُس عورت کے درجے تک کم رتبہ ہونے اور اُس کے ہاتھ سے پانی لینے سے بھی خوف نہ کھاتا تھا۔ آیت ۷۔

(ب) عورت بالکل حیران رہ گئی ۹ آیت۔

(ج) مسیح اپنے تئیں زندہ پانی کا بخشنے والا کر کے ظاہر کرتا ہے۔ آیت ۱۰۔ عورت یقین نہین لاتی مگر اسکی دلچسپی بڑھتی ہے۔ آیات ۱۱ و ۱۲۔

(د) مسیح اُسکے سامنے زندگی کا پانی پیش اور دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ آیات ۱۳ و ۱۴۔

(ر) مسیح اِسکی شرط کو منظور کرتا اور یہ کہکر اُسکی ٹیڑھی باتوں کو توڑ دیتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس بخشش مین حصہ دار ہو۔ اُسکی گناہ آلود زندگی پر یہ ایک راست حملہ تھا۔ آیت ۱۶ + عورت کچھ ملے جلے جھوٹ اور سچ بول کر اپنے تئین بری کرنا چاہتی ہے۔ آیت ۱۷ +

(س) مسیح نرمی کے ساتھ مگر بڑی صفائی سے اُسکی گناہ آلود زندگی کو اُسکے سامنے کھولدیتا ہے۔ آیت ۱۸ + عورت اپنے گناہ کا اقرار کرتی اور اس مرد کی جو اُسکے سامنے ہے صداقت کو مانتی ہے۔ مگر سوال کرتی ہے کہ اُسکو کیسے معلوم ہوا۔ آیات ۱۹ و ۲۰ +

(و) مسیح اپنی گفتگو مین صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتا اور اس سے اُسکے اوپر یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ اُسے مسیح مسعود کے ساتھ مشابہت

دینے لگتی ہے - آیت ۲۱ سے ۲۵ تک -

(س) یسوع مسیح مسعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے - آیت ۲۶ + جوش اور سرگرمی کے باعث عورت اپنا گھڑا کنوئیں ہی پر چھوڑ کر گاؤں کی طرف دوڑ جاتی ہے وہ لوگوں کو بلاتی ہے کہ آؤ اور دیکھو یہ شخص جو کنوئیں پر ہے ضرور مسیح مسعود ہے اُس نے اپنے ایمان لانے کی وجہ یہ بیان کی کہ اُس نے اُسکی ساری زندگی کے حالات کھولدئے تھے -

(۵) نتیجہ

عورت کو یقین ہوگیا کہ وہی مسیح مسعود تھا - عورت کا جوش اور اُسکی سرگرمی دیکھکر اور اُسکا اِس بات کا تسلیم کرنا کہ یسوع نے اُسکی ساری گناہ آلود زندگی کے حالات کھولدئے لوگوں کے گروہ کے گروہ کھینچ لانے کا باعث ہوا - ملاپ ہونے پر وہ بھی یقین لاتے ہیں کہ یسوع بلاشک مسیح مسعود ہے اور اسکو اپنے گھروں میں لیجاتی ہیں مسیح اِس صورت مین انکے ہاں نہیں جاتا جو حقیر سامری ہیں - مگر انکے گھروں میں جو اسپر اور اسکے پیغام پر ایمان لاتے ہیں -

سوالات وخیالات

(۱) تم کس طریقے سے لوگون پر ظاہر کرتے ہو کہ تم کون ہو ؟

(۲) کیا تمہارا پیغام زندگی اور موت کا اہم پیغام ہے ؟

(۳) کیا تم خدا کے کلام کی قدرت کو اُن سب کے سامنے جو اُسکی مخالفت کرتے ہیں اپنی ساری کوشش کے ساتھ پیش کرتے ہو ؟

(۴) روحوں کے متلاشی کو گنہگار کے گناہ کی ہیبت پر کس موقع پر زور دینا چاہئیے -

تاکہ اسکی کوشش نتیجہ خیز ہو

(۵) اس امر میں اور زناکار عورت کے حال میں مقابلہ کرو اور دیکھو کہ دونوں سے گفتگو کرنے مین مسیح نے کونسا طرزِ عمل اختیار کیا - یوحنا ۸ باب ۱ سے ۱۰ آیت تک - اختلاف کس بات مین پایا جاتا ہے ؟

چودھوان سبق

اپنی خوشی چاہنے والا

مثال - زکی محصول لینے والا - لوقا ۱۹ : ۱ - ۱۰

(۱) حالات جنمین وہ ایک دوسرے سے ملے

مسیح عید فسح کو جاتے ہوئے یریحو میں سے گذر رہا تھا - زکی ایک محصول لینے والا تھا جسکو یہودی حقیر جانتے تھے - کیونکہ وہ اُس جماعت سے تعلق رکھتا تھا جو اُن کے ہم وطنوں پر ظلم کرتی تھی - بلاشبہ اُس نے اپنی دولت ظلم کرنے سے حاصل کی تھی - اُن باتوں سے جو اُس نے یسوع کی نسبت سنی تھیں اُسکے دل پر اثر ہوا تھا - تو بھی شاید اُسنے خیال کیا کہ اُسکا مسیح کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے - اسلئے وہ ایک درخت پر چڑھ گیا تاکہ مسیح کو دیکھ سکے اور اس سے زیادہ اور کوئی تعلق نہ رکھے -

(۲) وقت اور جگہ

عید فسح سے پیشتر یریحو کی سڑک پر شاید گاؤں کے پھاٹک کے پاس

(۳) ملاقات کی وجہ

Scanned with CamScanner

ایک دوسرے سے ملاقات کی باہمی خواہش (مسیح کھوئے ہوؤن کو ڈھونڈتا تھا)

(۴) مسیح کا گفتگو کرنے کا سلسلہ

(الف) پہلے پہل مسیح اُسپر ہمدردی سے نگاہ ڈالتا ہے۔ (مسیح اکثر اُنکو جو محض اُسکو دیکھنے کیلئے آتے تھے ڈانٹتا تھا مگر اُس نے پہچان لیا کہ وہ فی الحقیقت تکلیف مین ہے)

(ب) دوستانہ آواز سے اُسکا نام لیکر اسکو پکارنے سے اُسکے خوف کو دور کرتا ہے۔

(ج) اُس نے حکم کرنے کا حق حاصل کیا اور اِسطرح اس سرکاری ملازم سے عزت حاصل کی۔

(د) وہ اپنی صحبت سے زکی کو عزت دیتا ہے اور اُسکی خاندانی زندگی مین حصّہ لیتا ہے (مسیح اپنے تیئن دنیا کی نگاہ مین ذلیل کرنے سے نہین ڈرتا تھا جیسا اُس نے سامری عورت کے متعلق کیا بشرطیکہ وہ اس شخص کی زندگی مین داخل ہو سکے)

(۵) نتیجے

(الف) زکی خوشی سے بھرا ہوا تھا۔ حالانکہ بھیڑ یسوع پر اسلئے کہ اُس نے ایک مرد گنہگار پر مہربانی کی تھی حقارت کے ڈھیر لگا رہی تھی۔

(ب) اُسوقت زکی بھیڑ کے شور و غل کی ذرا بھی پرواہ نہین کرتا لیکن اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ بلاشک وشبہ اس شور و غل کا جواب دیتا۔ ابتو اُس نے مسیح کی صورت دیکھ لی ہے جو شرم اُٹھا سکتا اور گہری سے گہری محبت دکھلا سکتا ہے۔

(ج) وہ اس محبت سے جکڑا گیا تھا اور اپنے ہی گھر مین اس مجرم ٹھہرانے والی بھیڑ کے روبرو مسیح کو خداوند کہکر پکارتا ہے اور اسطرح گویا وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ مسیح وہ ہے جسکے سامنے اُسکو اپنے گناہون کا اقرار کرنا ضروری ہے۔

(د) بے ایمانی کا لیا ہوا مال فوراً واپس کرنا شروع کرتا ہے۔ بے ایمانی سے حاصل کئے ہوئے (نہ کہ جائز آمدنی) مال کا نصف حصہ وہ غریبون کو دیتا ہے اور چوگنا اوسکا جو ظلم سے حاصل کیا تھا۔

(ر) زکی نے پوری دلی تبدیلی کے سبب سے ایمان اور اعمال کا بہت بڑا اجر حاصل کیا "آج اس گھر مین نجات آئی"۔ مسیح ہمیشہ ہمت بڑھانے۔ تعریف کرنے یا اجر دینے کو تیار رہتا تھا۔

اپنا فائدہ چاہنے والے گناہگار بہت قسم کے ہوتے ہین لیکن صورت خواہ کوئی کیون نہو گناہ ہمارے خداوند کی نگاہ مین ویسا ہی گھنونا ہے۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ انسان کا اپنے مال کے ساتھ جسطرح وہ چاہے عمل کرے۔ اگر گناہ سمجھا جاوے تو یہ ایک صغیرہ گناہ ہے۔ ہمارے لئے نہایت ضروری ہے کہ مسیح کے خیال کا جو ایسے گناہ کی نسبت ہے اور نیز اُسکے اس قسم کے گناہگارون کو جیتنے کے طریقے کا بغور مطالعہ کرین۔ مثلاً زکی کی علانیہ گناہ آلودہ زندگی کا اور دولتمند سردار کا مقابلہ کرین (لوقا ۱۸: ۱۸-۲۴ اور متی ۱۹: ۱۶-۲۳) دولتمند سردار کا خیال یسوع کی نسبت کیا تھا۔ اور کسطرح یسوع نے اُسکے ساتھ گفتگو کی؟

سوالات و خیالات

(۱) لوقا ۱۲: ۱۳-۴۸ تک بغور مطالعہ کرو۔

(۲) کسی لالچی آدمی کے ساتھ گفتگو کرنے مین تم کب ۱۳-۲۱ آیات استعمال کروگے؟

(۳) کس اپنی ہی خوشی چاہنے والے شخص کے ساتھ گفتگو کرنے کیلئے تم ۲۴ و ۲۵ اور ۲۶ و ۲۷ آیات کو کسطرح استعمال کروگے؟

Scanned with CamScanner

(۴) کیا لوقا ۱۲:۳۳ کو لفظی طور سے لینا چاہیئے؟

(۵) ۴۴ آیت مین کونسی برکت کا اور ۴۷ و ۴۸ آیات مین کونسی تنبیہ کا بیان ہوا ہے؟

(۶) کیا ہر شخص کے ساتھ جس سے تمکو ملاقات کرنے کا موقع ملے ہر ایک مثال استعمال کیجا سکتی ہے۔ اگر نہین تو تم لوقا ۱۶-۱۹-۳۱ تک کو کس طرح استعمال کروگے؟ اور کس قسم کی اپنی خوشی چاہنے والے آدمی کے ساتھ گفتگو کرنے کیلئے اسکو استعمال کروگے

سبق پندرہوان

مثال۔ شمعون فریسی۔ لوقا ۷: ۳۶-۵۰ تک

(۱) حالات جنمین اونکی ملاقات ہوئی

شمعون فریسی جو ایک دولتمند تھا مسیح کو اپنے ہان کھانا کھانیکی دعوت دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ اُسکی اِس ضیافت کرنیکی غرض یہ ہو کہ لوگون مین مشہور ہو جاوے۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ وہ مسیح کی نسبت شک رکھتا تھا اور اُس نے اُسکے ساتھ ایسا سلوک کیا جو معمولی شائستگی کی حالت سے بھی گرا ہوا تھا۔ مسیح اُسوقت سفر مین تھا اور اُسنے دعوت قبول کرلی۔

(۲) وقت اور جگہ

وقت کا بیان تو کیا نہیں گیا مگر مسیح کے گلیل مین دورے ہوتے ہوئے یہ واقعہ ہوا

اسلئے لوقا کے لکھنے کے بموجب یہ اُس صوبے کے کسی شہر مین واقعہ ہوا ہوگا۔

(۳) رسائی کا وسیلہ

مہمان نوازی کی عام باتین جو مہمان کیلئے کرنی واجب ہین۔

(۴) گفتگو کا سلسلہ

(الف) مسیح سب کی توجہ اپنے میزبان کی طرف رجوع کراتا ہے۔ جو شمعون کے لئے بہت پسندیدہ تھی (غور کرو کہ شمعون اُسکو خداوند نہین بلکہ صرف استاد کہکر پکارتا ہے)

(ب) مسیح نے شمعون سے ایک اخلاقی امر کے متعلق فیصلہ دینے کو کہا۔ اور اِس شریعت کے محافظ کیلئے یہ بات بھی بہت پسندیدہ تھی جیسا کہ اُسکے بلا سوچے سمجھے جواب دینے سے معلوم ہوتا ہے۔

(ج) جب شمعون اپنے دلی خیال کو ظاہر کر چکا۔ تو مسیح خود جج کی جگہ لیکر اُس سے کہتا ہے کہ "تو نے درست کہا"۔

(د) پھر بڑے زور سے شمعون کے فیصلے کو شمعون کے اپنے ہی برخلاف لگاتا ہے۔

(ر) بڑی شائستگی سے مگر بڑی صفائی سے شمعون کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ آیت ۴۴۔

(ف) وہ گویا اپنے تئین اُس حالت کا مالک قرار دیکر اب آخر مین اپنے آپ کو گناہوں کے معاف کرنے والے کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

(۵) نتیجے

جہانتک شمعون کا تعلق ہے ہمکو اُسکی نسبت اِس سے زیادہ اور کچھ نہین بتلایا گیا لیکن یہ ایک ایسا موقع تھا کہ شمعون اپنی زندگی بھر اسکو نہ بھولا ہوگا۔ اور یہ اُسکے برخلاف عاقبت مین گواہی دیگا یا اُسکو آرام نہ لینے دیگا جبتک کہ وہ مسیح کو

اُستاد نہیں بلکہ خداوند کہنے کو مجبور نہ کردے۔ شمعون کی حالت بدترین قسم کی
تھی اسواسطے اُسکے سختی سے سلوک کرنیکی ضرورت تھی۔ نئے عہد نامے میں سوائے
شمعون کے اور کوئی بیان ایسا مندرج نہیں ہے جسمیں ایک راست باز ٹھیرے
ہوئے تائب کے سامنے ایک دغاباز کے ساتھ برتاؤ کرنے کے متعلق مسیح نے
اِس سے بڑھکر اعلیٰ طبیعت دکھلائی ہو۔

(۶) اِس معاملے میں اور اسیطرح کے دیگر سارے معاملات میں جو اپنے تئیں
راست باز سمجھنے والوں کی نسبت ہیں ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ وہ
خود مسیح کے پاس آئے۔ مسیح نے اُنکو نہیں ڈھونڈا۔ توبھی جب اُسکو کسی کے کھلے دروازے
میں سے داخل ہونیکا موقع ملا اُس نے اُسکو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

سوالات وخیالات

(۱) اُن طریقوں کا مقابلہ کرو جو مسیح نے شریعت سکھلانے والے (لوقا ۱۹: ۲۵-۳۷)
اور شمعون کے ساتھ گفتگو کرنے میں استعمال کئے۔

(۲) جوان سولوس کو تم کن لوگوں میں شمار کرتے ہو۔ اور کہ مسیح نے اُس کے ساتھ
کیا سلوک کیا؟ اعمال ۷: ۵۸ و ۸: ۱-۳ و ۹: ۱-۲۰ و ۲۲ و ۲۱- اور
فلپی ۳ باب و ۴ باب ۱۴ آیت و گلتی ۱: ۱۱-۱۶-

(۳) متی ۲۳ باب کا اچھی طرح سے مطالعہ کرو۔ مسیح نے اُن اپنے تئیں راست باز
جاننے والوں فریسیوں کو کیا نام دئے ہیں اور اُن ناموں سے کیا مراد ہے؟

(۴) اپنے تئیں راستباز جاننے والے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں مثال کے طور پر
تم اُن ناموں یعنے ریاکار۔ اندھے۔ سفیدی پھری ہوئی قبر اور سانپ کو کسطرح
استعمال کر سکتے ہو؟

(۵) کیوں اس قسم کے لوگ سب سے زیادہ گناہگار ہیں جنکو سمجھانا بہت ہی مشکل ہے اور
کیا وجہ ہے کہ انکو اکثر بغیر خدا کا پیغام پہونچائے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ متی ۹: ۹-۱۳

(۶) کیا تم متی ۲۳: ۱۱-۱۳ تک اپنے تیئں راست باز جاننے والے شخص کے لئے
استعمال کروگے؟ اگر کروگے تو کسطرح استعمال کروگے۔

سبق سولہواں

توبہ کرنے والا

مثال۔ وہ عورت جسنے مسیح کے پاؤں آنسوؤں سے دہوئے لوقا ۷: ۳۶-۵۰۔

(۱) حالات جنمیں اُنکی ملاقات ہوئی

یسوع شمعون فریسی کا مہمان تھا۔ عورت نے سنا کہ وہ وہاں ہے اور فوراً اسکو وہاں
جا ڈہونڈا۔ وہ ضرور مسیح کو اس سے پہلے جانتی ہوگی مگر گذشتہ حالات کا کوئی ذکر نہیں
کیا گیا۔ جو کچھ معلوم ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک بدکار عورت سمجھی جاتی تھی

(۲) وقت اور جگہ

شمعون کے گھر میں غالباً کفرناحوم میں مسیح کے گلیل میں دوسری دفعہ دورہ کرتے
ہوئے۔

(۳) رسائی کا وسیلہ

معافی جسکی اُس عورت کو ضرورت تھی اور مسیح دینا چاہتا تھا۔

(۴) تائب کا آنا

(الف) وہ مسیح کے پاس آنے کیلئے موقع ڈھونڈھ رہی تھی۔ اُسکے دلمیں ایک
زوردار آرزو تھی۔

(ب) وہ آرزو ظاہر ہوگئی جبکہ وہ قیمتی عطر لائی اور اُسکو مسیح پر اونڈیل دیا۔
اُس نے اپنے مالک اور پیار کرنے والے کو پیار کرنے کے اظہار میں اُس
قیمتی عطر کو اونڈیل دینا کچھ بھی نہیں سمجھا

(ج) لوگوں کا دعوت کیلئے جمع ہونا اُسکو روک نہیں سکا اور اُس سرد دل گروہ
کے سامنے اُس کے آنسوؤں کی دھار بہہ رہی تھی۔

(د) آنسو۔ بوسے اور نذریں اُس شخص کیلئے جسکو اُسکے دشمن بھی پاک سمجھتے تھے
ایک شکستہ مگر پُر محبت دل کے اظہار تھے۔

(۵) اِس محبت کے اظہار کا جواب

(الف) مسیح نے اس شکستہ دل کی حقارت نہیں کی بلکہ اُسکی نذر کو قبول کر کے اُسکی
ہمت کو بڑھاتا رہا۔

(ب) اس نے شمعون فریسی اور اُسکے دوستوں کی حقارت کی برداشت کی مگر کبھی
ایک لفظ بھی اپنے مُنہ سے اُسکے گذشتہ گناہوں کی نسبت ملامت کے طور پر
استعمال نہیں کیا۔

(ج) اُس کے کاموں کو ایک ایک کر کے تفصیل وار بیان کر کے اُسکے دلکو خوش کیا۔

(د) اُسکی محبت یا اسکا اظہار اُسکی توبہ کے سچے پھل کے طور پر سمجھا گیا۔

(س) اُس نے یہ کہکر کہ تیرے گناہ معاف کئے گئے اُسکے بوجھ کو اُٹھا لیا۔ اُس مخالف

بھیڑ کے روبرو یہ الفاظ کیسے قیمتی تھے۔

(ف) اُسکے ایمان کی تعریف کی گئی اور اُس نے انعام کے طور پر شانتی یا اطمینان حاصل کیا۔

سوالات و خیالات

یہ اُن مضمونوں میں سے ایک مضمون ہے جسکا لوگ بہت کم مطالعہ کرتے ہیں۔ حالانکہ مسیح کے
سچے ایمانداروں کیلئے بہت ہی ضروری اور بنیادی مضمونوں میں سے ایک مضمون ہے
خاصکر روحوں کے جیتنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسکو پورے طور پر سمجھ لیں۔

(۱) اِس مثال میں تم توبہ کی کونسی ظاہری علامتیں بتلا سکتے ہو جن سے اندرونی تبدیلی
کا یقین ہو سکے؟ آیات ۴۴ - ۴۷ تک۔

(۲) کیا مسیح نے زندگی میں بڑے گناہگاروں کے ساتھ ملاقات کرنے کی کچھ قیمت ادا
کی؟ لوقا ۷: ۳۴۔ کیا ہم ایسے نام سے بچنے کی امید رکھ سکتے ہیں؟

(۳) چونکہ دنیا ان طریقوں کو برا کہہ سکتی ہے اسلئے جہاں کہیں تم جاؤ وہاں تمکو بہت ہوشیار
نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یوحنا ۸: ۴۶۔

(۴) مقابلہ کرو مسیح کے اُس سلوک کا جو اُس نے اِس عورت کے ساتھ کیا۔ اُسکے اُس سلوک سے
جو اُس نے پطرس سے کیا۔ لوقا ۲۲: ۶۱ و ۶۲ - مرقس ۱۶: ۷ - یوحنا ۲۱: ۷-۱۱ و
۱۵-۱۸- یہ مسیح کے ایک گرے ہوئے شاگرد کی توبہ کا بیان ہے۔ کن کن باتوں
میں ان میں فرق ہے اور اُس فرق کی کیا وجہ ہے؟ لوقا ۲۲: ۳۱-۳۴-

(۵) اس بیان کا صلیب پر کے چور کی توبہ سے مقابلہ کرو۔ کن باتوں میں دونوں
بیان آپس میں ملتے ہیں؟ لوقا ۲۳: ۴۰-۴۳-

(۶) تم گناہگاروں کو یا اُنکو جو مسیحی ہونگے کسطرح قرضداروں کی تمثیل کو استعمال کر کے

پوری توبہ کی ضرورت دکھلا سکتے ہو؟ کیا وہاں معافی ہو سکتی ہے جہاں سچی توبہ نہیں ہے؟

(۲) متلاشیوں کے ساتھ مسیح کے برتاؤ

سبق سترہواں (۱۷)

بدنیت متلاشی

مثال (۱) ہیرودیس - لوقا ۹: ۷-۹ و ۲۳: ۸-۱۱

غرض نئی بات دریافت کرنے کا شوق -

(الف) معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل اُسکی نیت کسی نئی بات کو دریافت کرنے یا شاید خوف کی تھی -

(ب) بعدمین وہ محض دل لگی کی خواہش بن گئی -

جواب - بالکل کچھ نہین - باہر کروانے کیلئے باپ کے مقدس دل کا اظہار کرنا بالکل ناممکن تھا - محض کسی نئی بات کو دریافت کرنے کیلئے مکاشفہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے -

نتیجہ - مسیح کو بھیڑ کے واسطے ٹھٹھہ اور ہنسی کا نشانہ بنایا گیا تھا جہان کہین جاؤ ایسے چند شخص ملین گے -

مثال (۲) جوان آدمی جو دنیاوی دولت کی تلاش مین تھا - لوقا ۱۲: ۱۳-۲۱ -

غرض یا نیت - لالچ -

(الف) جوان آدمی مسیح کی تعلیم سے موثر ہوا اور اُسکی طاقت کو دیکھکر اُسنے فیصلہ کیا کہ اُسکو اپنی مطلب برآری اور فائدے کیلئے استعمال کرے -

جواب مسیح نے فوراً اُسکی درخواست کو رد کر دیا اور ایک تمثیل کے وسیلے دولت کی بے ثباتی اور خدا کی نسبت دولتمند ہونے کی قایم رہنے والی خوشی کا بیان کیا -

تمام دنیا میں اس قسم کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہیں - ایسے لوگون کو راہ راست کی نسبت ہدایت کئے بغیر نہین چھوڑنا چاہئیے کیونکہ اُنکے لئے امید ہے -

مثال (۳) وہ لوگ جو نشان ڈھونڈھتے ہیں - یوحنا ۶: ۲۴-۶۶ -

غرض یا نیت - یہ بات دریافت کرنے کی خواہش کہ یسوع فی الحقیقت مسیح تھا یا نہیں - غور کرو :-

(الف) لوگوں نے ایک بڑا معجزہ دیکھا تھا اور اسلئے اُسکو بادشاہ بنانے کا خیال تھا یوحنا ۶: ۱۴ و ۱۵ -

(ب) وہ اُسکو ڈھونڈھتے ہوئے کفرناحوم کو آئے - آیت ۲۴ -

(ج) وہ اس بات کے جاننے کیلئے کہ فی الحقیقت وہ خدا کی طرف سے ہے یا نہین ایک نشان طلب کرتے ہیں -

(د) وہ آسمانی روٹی مانگتے ہیں -

جواب (الف) مسیح پہلے اُن سے بچکر نکل جاتا ہے - انکو سوچنے کیلئے وقت دیتا ہے -

(ب) پھر وہ اُنکو روحانی خوراک کی طرف متوجہ کرتا ہے جو وہ خود انکو دیگا -

(ج) وہ اپنے تئیں بطور زندگی کی روٹی کے اُنکے لئے پیش کرتا ہے - یہی ایک نشان تھا جو اُنکو دیا جائیگا -

نتیجہ - پہلے پہل وہ کڑکڑائے اور بولے کہ وہ تو صرف یوسف کا بیٹا ہے - اور آخرکار وہ پھر گئے اور اُسکو چھوڑ کر چلے گئے -

Scanned with CamScanner

دُنیا اس قسم کے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو صرف دکھلاوے کی باتوں کو۔ ہاں اُن باتوں کو جو قدرت اور جلال کے نشانوں سے بھری ہوئی ہوں طلب کرتے ہیں۔ غرضیں بیشمار ہوتی ہیں۔ بعض کی پولیٹیکل یعنے مُلکی (یہودیوں کی زیادہ تر یہی غرض تھی) بعض کی جماعتی اور بعض کی نج کی۔ ایسے نشان باپ کے گھر میں فروتنی کے مزاج کے برخلاف ہیں۔ ایسوں کی تشفی کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ " خدا کی بادشاہت دکھلاوے کے ساتھ نہیں آتی۔ لوقا ۱۷: ۲۰ و ۲۱۔

سوالات وخیالات

(۱) کیا دل بہلانا۔ دولت اور نشانات کی تلاش کرنا بذاتہٖ بُرا ہے۔ اور اگر دین کی آڑھ میں انکی تلاش کیجاوے تو کیسا ہے ؟

(۲) بدنیتوں کو سمجھانے کیلئے تم دولتمند اور معزز (لوقا ۱۶: ۲۰-۲۱) کی تمثیل کو کسطرح استعمال کروگے ؟

(۳) غور کرو کہ مسیح نے صرف ایک ہی شخص کو بلا جواب دئے لوٹا دیا۔ اُس نے کبھی کسی بڑے سے بڑے آدمیوں کی بھی جو اُس کے پاس آئے ہمیشہ کی باتوں کیطرف رجوع کرنے کے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہین دیا۔

سبق اٹھارہواں

ملی جُلی غرضوں والا آدمی

ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے جنکی غرضیں اسیقدر مختلف اور بیشمار تھیں جسقدر کہ اُنکی حالتیں اور ضرورتیں تھیں۔ بعضوں کو اُس نے واپس کر دیا

بعضون کو علانیہ طور سے مجرم ٹھہرایا۔ لیکن اُسنے کبھی کسی ایسے شخص کو جس نے دیانتداری سے جسمانی یا روحانی مدد چاہی نکال نہیں دیا۔

مثال۔ جیرس۔ متی ۹: ۱۸-۲۶۔ و مرقس ۵: ۲۱-۴۳۔ و لوقا ۸: ۴۰-۵۶ تک

(۱) حالات جنمیں اُنکی ملاقات ہوئی

جیرس کفرناحوم کے عبادت خانے کا سردار تھا اور اُس نے ضرور بالضرور مسیح کا وعظ سنا ہوگا اور اُسکے اُن معجزوں کو جو اُس نے اُس عبادت خانے میں کئے دیکھے ہونگے۔ یہ جان کر قدرتی طور پر ہم امید کر سکتے ہیں کہ یہ شخص کھلم کھلا یسوع کا پیرو بن گیا ہوگا۔ مگر وہ اُسکا پیرو نہیں ہوا تھا۔

(۲) وقت اور جگہ

متی کی تحریر کے بموجب یسوع ابھی گدرینیوں کے ملک سے واپس آیا تھا اور متی کو محصول کی چوکی سے بُلاکر اُسکے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ وہاں سے نکلکر شہر میں شاید دریا کے کنارے کی طرف گیا جہاں اُسکے گرد ایک بھیڑ جمع ہوگئی تھی

(۳) غرض یا مدعا

خاص غرض اُسکی بیٹی کی زندگی بچانے کی تھی۔ ہم حیران ہیں کہ وہ اِس سے پیشتر اب تک یسوع پر بطور مسیح کے ایمان نہ لایا تھا۔ لیکن اب بھی وہ اُس سے روحانی مدد دینے کیلئے نہین اور نہ ہی اُسکو بطور مسیح کے قبول کرنے کیلئے آیا تھا بلکہ اپنی چھوٹی بیٹی کو چنگا کرنے کیلئے اُسکی مدد طلب کرنے کیلئے آیا تھا۔

(۴) جواب

(الف) مسیح نے اُسکی درخواست کو منظور کر لیا مگر اُسکی سرگرمی کی آزمائش کرنے

کے لئے راہ میں ایک بیمار عورت کو چنگا کرنے کیلئے ٹھہر گیا۔

(ب) پھر اُس نے اُسوقت اُسکے ایمان کی آزمائش کی۔ جب وہ ٹھٹھہ کرنے والی بھیڑ کے روبرو جیرس کو موت کے کمرے میں لے گیا۔ جیرس نے مسیح کو بلایا تھا اور وہ پیچھے نہیں ہٹا۔

(ج) مسیح نے ٹھٹھہ کرنے والوں کے سامنے نہیں بلکہ نج میں معجزہ کیا تاکہ فقیہوں اور فریسیوں کے لئے جو غالباً وہاں موجود تھے نشان نہووے۔

(۵) نتیجے

جیرس اپنے مردہ بچے کو زندہ پاکر بہت ہی متعجب ہوا۔ اس معجزے کی خبر تمام ملک میں پھیل گئی۔ یہ شہرت جیرس یا اُسکی بیوی کے سبب سے ہوئی ہوگی کیونکہ لڑکی خود اسکی نسبت کچھ نہیں جان سکتی تھی۔

سوالات وخیالات

(۱) کیا یہ کافی وجہ ہے کہ اُس شخص کو جسکی غرض ملی جلی ہوئی ہو رد کر دیا جاوے؟

(۲) مسیح نے ہر ایک متلاشی کی جو اُس کے پاس آیا آزمائش کی۔ کہانتک ہم اُسکے نمونے کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ امر غور کے لایق ہے کہ مسیح ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ لوگ کسی نہ کسی طرح سے اُسکے ساتھ موافقت حاصل کریں۔

(۳) مقابلہ کرو مسیح کے اُس سلوک کا جو اُس نے جیرس کے ساتھ کیا۔ اُس سلوک سے جو اُس نے اُس عورت کے ساتھ کیا جسکو جیرس کے گھر کی طرف جاتے ہوئے راہ میں چنگا کیا اور سوروفینکی عورت اندھے برطمی اور اسی طرح کے اور بہت لوگوں کے ساتھ کیا۔

سبق اونیسواں

پوشیدہ متلاشی

مثال۔ نکودیمس۔ یوحنا ۳: ۱۔ ۲۱ تک۔

(۱) حالات جنہیں اُنکی ملاقات ہوئی

مسیح نے ہیکل کو صاف کرنے کے متعلق الہی اپنے اختیار کو ظاہر کیا تھا۔ نکودیمس نے پہچان لیا کہ یسوع خدا کی طرف سے آیا ہے۔ لیکن اپنی عزت کے خیال سے پوشیدگی میں اُسکی ملاقات کرتا ہے۔

(۲) وقت اور جگہ

رات کے وقت یروشلم کے ایک بالاخانے میں۔

(۳) غرض

دوہری غرض تھی۔ ایک یہ کہ خدا کے رسول کی پوشیدگی میں عزت کرے۔ دویم دریافت کرے کہ آیا وہ فی الحقیقت مسیح ہے یا نہیں۔

(۴) متلاشی کی ضرورت

نئی پیدائش کا علم اور تجربہ۔

(۵) جواب

(الف) مسیح جیساکہ نکودیمس بلاشبہ چاہتا تھا فوراً اپنی نسبت گفتگو کرنا شروع نہیں کرتا بلکہ اُسکے ہی لفظ "اُستاد" کو لیکر اُسکو اُسکی ضرورت کی نسبت سکھلانا شروع کرتا ہے۔ نکودیمس نے اپنی گفتگو کو "ہم جانتے ہیں"

سے شروع کیا مگر مسیح نے فوراً اُسپر غلبہ پاکر اُسکو وہ کچھ تبلایا جو وہ نہین جانتا تھا آیت ۳۔

(ب) آسمان مین دخل پانے سے پیشتر روحانی پیدائش ضروری ہے۔ یہودی پیدا ہونے سے ہی آسمان اُسکے لئے کھل نہین گیا۔ مسیح صداقت کو اسپر نقش کرنے کیلئے ہوا اور اُسکی اندیکھی طاقت کا اشارہ دیتا ہے۔ آیات ۴۔ ۸۔

(ج) نکودیمس اپنا تعجب اور شک ظاہر کرتا ہے۔ مسیح فوراً اُسکو ملامت کرتا ہے کہ تو اُستاد ہوکر روزمرہ کی عام چیزون کا مطلب نہیں سمجھتا۔ آیات ۹ و ۱۰۔

(د) اسکے بعد مسیح باپ کی نجات کی اُس تجویز کے متعلق جو بیٹے کے وسیلے سے ہے اپنے علم کی ذاتی گواہی دیتا ہے۔ آیات ۱۱۔ ۱۷۔

(ر) تب وہ نکودیمس کو اُسکی بے ایمانی اور نور کے پاس نہ آنے کے خوف کو دکھلاتا ہے سوائے علانیہ اقرار کے وہ کبھی خدا کی بادشاہت کے لایق نہوگا۔ کوئی نہ کوئی چیز تھی جو نکودیمس کو دلیری سے آنے اور مسیح کا بطور خدا کے بیٹے کے اقرار کرنے سے روکتی تھی۔ مسیح نے اُسکو رات کے وقت چور کی طرح آنے کیلئے بہانہ بنانے اور یہ کوشش کرنے کا کہ میں اُس بڑے اُستاد کے ساتھ جو خدا کی طرف سے آیا تھا صحیح سلامت ہوں کوئی موقع نہیں دیا۔ آیات ۱۸۔ ۲۱۔ وہ شخص مسیح کی آزمائش کے مقابلے میں ناکامیاب ہوا۔

(۶) نتیجے

(الف) نکودیمس ایک کمزور طریقے سے مسیح کے بچاؤ کی کوشش کرتا ہے۔ یوحنا ۷: ۵۰۔ ۵۱

(ب) وہ مسیح کی نعش کی عزت کرنے کیلئے بڑے بڑے تحفے لاتا ہے (یوحنا ۱۹: ۳۹)

ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نکودیمس کبھی بھی کھلم کھلا مسیح کا شاگرد نہین بنا۔ وہ کبھی صلیب کا سپاہی نہین بنا بلکہ اُن لوگوں میں شامل ہوا جو اُسکی حمد صرف اُسوقت گاوینگے جبکہ اُنکے گانے کی ضرورت جاتی رہیگی۔ ہم یہ خیال ناپسند کرینگے کہ مسیح کے جی اُٹھنے سے وہ خداوند کی طرف رجوع لائیگا۔

سوالات وخیالات

(۱) مسیح نے نکودیمس پر اُسکی حالت کو ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کسطرح تم اس سبق کو کسی ایسے شخص کیلئے استعمال کرسکوگے جو کسی اعلیٰ عہدے پر ہے یا کسی اونچے خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ اور جو اپنے اعلیٰ عہدے کا یا برہمن کے گھر میں پیدا ہونے یا مسیحی گھرانے کی زندگی اور پیدائش پر بھروسہ کرتا ہے۔

(۲) اُن امور کی نسبت جنکو ہم بذاتہٖ خود جانتے ہیں شخصی گواہی دینا محض دلیلوں کے پیش کرنے کی بہ نسبت دنیا کے سامنے زیادہ وزن رکھتا ہے۔

(۳) پوشیدہ ایماندار کیوں ہمیشہ کمزور ہوتے ہیں ؟

(۴) کیا وہ شخص جو علانیہ مسیح کا اقرار نہیں کرتے درحقیقت مسیحی ہیں اور کیا ایسوں کو بپتسمہ دینا چاہئے ؟

Scanned with CamScanner

سے شروع کیا مگر مسیح نے فوراً اُسپر غلبہ پاکر اُسکو وہ کچھ تبلایا جو وہ نہین جانتا تھا آیت ۳-

(ب) آسمان مین وخل پانے سے پیشتر روحانی پیدائش ضروری ہے۔ یہودی پیدا ہونے سے ہی آسمان اُسکے لئے کھل نہین گیا۔ مسیح صداقت کو اسپر نقش کرنے کیلئے ہوا اور اُسکی اندیکھی طاقت کا اشارہ دیتا ہے۔ آیات ۴ - ۸ -

(ج) نکودیمس اپنا تعجب اور شک ظاہر کرتا ہے۔ مسیح فوراً اُسکو ملامت کرتا ہے کہ تو اُستاد ہوکر روزمرہ کی عام چیزون کا مطلب نہیں سمجھتا۔ آیات ۹ و ۱۰-

(د) اسکے بعد مسیح باپ کی نجات کی اُس تجویز کے متعلق جو بیٹے کے وسیلے سے ہے اپنے علم کی ذاتی گواہی دیتا ہے۔ آیات ۱۱- ۱۷-

(ر) تب وہ نکودیمس کو اُسکی بے ایمانی اور نور کے پاس نہ آنے کے خوف کو دکھلاتا ہے سوائے علانیہ اقرار کے وہ کبھی خدا کی بادشاہت کے لائق نہو گا۔ کوئی نہ کوئی چیز تھی جو نکودیمس کو دلیری سے آنے اور مسیح کا بطور خدا کے بیٹے کے اقرار کرنے سے روکتی تھی۔ مسیح نے اُسکو رات کے وقت چور کی طرح آنے کیلئے بہانہ بنلانے اور یہ کوشش کرنے کا کہ میں اُس بڑے اُستاد کے ساتھ جو خدا کی طرف سے آیا تھا صیحح سلامت ہوں کوئی موقع نہیں دیا۔ آیات ۱۸ - ۲۱ - وہ شخص مسیح کی آزمائش کے مقابلے میں ناکامیاب ہوا۔

(۶) نتیجہ

(الف) نکودیمس ایک کمزور طریقے سے مسیح کے بچاؤ کی کوشش کرتا ہے۔ یوحنا ۷: ۵۰- ۵۱

(ب) وہ مسیح کی نعش کی عزت کرنے کیلئے بڑے بڑے تحفے لاتا ہے (یوحنا ۱۹: ۳۹)

ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نکودیمس کبھی بھی کھلم کھلا مسیح کا شاگرد نہین بنا۔ وہ کبھی صلیب کا سپاہی نہین بنا بلکہ اُن لوگوں میں شامل ہوا جو اُسکی حمد صرف اوسوقت گاوینگے جبکہ اُنکے گانے کی ضرورت جاتی رہیگی۔ ہم یہ خیال ناپسند کرینگے کہ مسیح کے جی اُٹھنے سے وہ خداوند کی طرف رجوع لائیگا۔

سوالات وخیالات

(۱) مسیح نے نکودیمس پر اُسکی حالت کو ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کسطرح تم اِس سبق کو کسی ایسے شخص کیلئے استعمال کرسکو گے جو کسی اعلیٰ عہدے پر ہے یا کسی اونچے خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ اور جو اپنے اعلیٰ عہدے کا یا برہمن کے گھر میں پیدا ہونے یا مسیحی گھرانے کی زندگی اور پیدائش پر بھروسہ کرتا ہے۔

(۲) اُن امور کی نسبت جنکو ہم بذاتہٖ خود جانتے ہیں شخصی گواہی دینا محض دلیلوں کے پیش کرنے کی بہ نسبت دنیا کے سامنے زیادہ وزن رکھتا ہے۔

(۳) پوشیدہ ایماندار کیوں ہمیشہ کمزور ہوتے ہیں ؟

(۴) کیا وہ شخص جو علانیہ مسیح کا اقرار نہیں کرتے درحقیقت مسیحی ہیں اور کیا ایسوں کو بپتسمہ دینا چاہیئے ؟

Scanned with CamScanner

سبق بیسواں

سرگرم متلاشی

مثال۔ اندریاس اور یوحنا۔ یوحنا ۱: ۵-۴۲۔

(۱) حالات جنمیں اُنکی ملاقات ہوئی

اندریاس اور یوحنا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد تھے۔ اور اُنکی ہدایت کیگئی تھی کہ یسوع کی تلاش کریں اور نیز وہ اُسکو قبول کرنے کیلئے روحانی طور پر تیار کئے گئے تھے۔ اس حقیقت سے ہی کہ وہ یوحنا کے شاگرد تھے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ گہرے خیال کے آدمی تھے اور مسیح کو دیکھنے کے خواہشمند تھے۔

(۲) وقت اور جگہ

یہ سبت کا دن تھا اور کھلے میدان میں بیرون کے کنارے پر بیت عبارا میں اور اُسکے اپنے گھر میں۔

(۳) غرض

وہ مسیح کا شخصی علم حاصل کرنا چاہتے تھے۔

(۴) اُنکی ضرورت

اُنکو ضرورت تھی کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی گواہی کی تصدیق کیجاوے۔

(۵) مسیح کا جواب

مسیح نے اُنکی آزمائش کی اور اُنکو اپنے گھر پر بلایا۔ وہ اُنکو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ اور اور اپنی نجی کی زندگی اُنکے آگے کھولدی۔ وہ اُس کے ساتھ رہے اور اُسکی مہمانداری کا فائدہ اُٹھایا اور اُسکے خیالات میں شریک ہوئے۔

(۶) نتیجے

وہ دونوں یسوع پر بطور مسیح کے ایمان لائے۔ اندریاس فوراً یہ خوشخبری دینے اور اپنے بھائی کو مسیح کے ساتھ ملانے کیلئے اُسکو بلانے گیا۔ اسمیں شبہ نہیں کہ یوحنا جو انجیل کا مصنف ہے گیا اور اپنے بھائی یعقوب کو لایا۔ مگر اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔

سوالات وخیالات

(۱) اندریاس اور یوحنا کیوں ایسی آسانی سے مسیح کیلئے جیتے گئے۔

(۲) کیا بنسبت اُن لوگوں کے گہرے دینی خیالات والے یا زیادہ غور کرنیوالے لوگوں کو جیتنا زیادہ آسان ہے؟

(۳) کیا ہمارے گھر ہمیشہ اُن لوگوں کیلئے جو ہمارے خداوند کی تلاش کرتے ہیں کھلے رہنے چاہئیں؟

(۴) کیا سب روحوں کے جیتنے والوں کے گھرانے کی زندگی ایسی ہونی چاہئے کہ وہ جو اُنکو دیکھتے یا اُنمیں حصہ لیتے ہیں مسیح کیلئے جیتے جاویں؟

Scanned with CamScanner

(۵) اگر کوئی تلاشی اُس بات کی جو اُس نے سنی اور دیکھی ہے گواہی دینے کیلئے فوراً باہر نہیں جاتا تو تمہارے خیال میں اسکی کیا وجہ ہے؟

(نوٹ) تمام سبقوں میں جنپر ہمنے غور کیا ہے ہمنے دیکھا کہ یسوع فرداً فرداً شخصوں کے ساتھ کام کرتا ہے خواہ وہ شخص بھیڑ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اُسکی شخصیت ایک زندہ طاقت تھی۔ اسکی تعلیم خدا کی صنعت اور کلام کے اختیار پر مبنی تھی۔ اُسکی گواہی اُسکے اندرونی تجربے کا نتیجہ تھی۔ اُسکا دل کافی کشادہ تھا کہ ہر جماعت اور حالت کے لوگونکو قبول کر سکے۔ اُسنے ہر ایک کی درخواست کو جو اُسکے پاس آیا صبر سے سنا اور کبھی باہر نکال نہیں دیا اسلئے ہم اُس سے ذیل کی باتیں سیکھیں:۔

(۱) خواہ تعریف کرنے والی بھیڑ تمہارے چوگرد موجود ہو مگر تم اُس شخص سے جو تمکو چاہتا ہے اپنی آنکھ ہرگز نہ ہٹاؤ۔ تمام بھیڑ تمہاری پیروی نہ کریگی لیکن وہ شخص تمہاری پیروی کریگا۔

(۲) کوئی دوسرا شخص بننے کی کوشش مت کرو خدا نے تمکو تمہاری اپنی شخصیت اور لیاقت دی ہے مقدور بھر اُنکو استعمال کرو۔

(۳) کبھی کوئی ایسا بیان نہ کرو جسکو تم ثابت نہیں کر سکتے۔ اپنی ساری تعلیم کے لئے ثبوت رکھو اور سب سے بڑھکر ثبوت خدا کا کلام اور اسکی خلقت ہے۔

(۴) صرف اُسی وقت گواہی دو جبکہ تمکو کسی امر کی نسبت گواہی دینے کے لایق تجربہ ہو چکا ہے۔ کسی اور کے وسیلے گواہی دینے کی یا کسی اور کی گواہی کو بطور

اپنی گواہی کے استعمال کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اُس بات کی منادی کرو جسکو تم جانتے ہو تب تمہاری گواہی طاقت والی ہوگی

(۵) اپنے گھر کو پیارا اور دلکش رکھو۔ تمہارا حال افسوسناک ہوگا اگر تم لوگوں کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں حصہ لینے کیلئے بلا نہیں سکتے۔ اور نہ ہی تم ایسے تنگدل ہو جاؤ کہ بعض قسم کے لوگ تمہارے گھر پر آنا نہ چاہیں۔

(۶) یہ بات کبھی مت بھولو کہ تم اُسکے محتاج ہو جسنے تمکو چُنا ہے۔ اُس سے روز بروز نئی طاقت حاصل کرنے کیلئے دعا مانگو۔

(۷) کبھی بحث مت کرو۔ سوالات کرکے تم ایک شخص کو آسانی سے لاجواب کر سکتے ہو مسیح نے اپنی ساری دانائی سے اُس طریقے کو اختیار کیا تھا۔

(۳) زیادہ مطالعہ کرنے کیواسطے تجاویز

(الف) مسیح کا برتاؤ مایوسیوں کے ساتھ

مطالعہ نمبر ۱۔ شک کرنے والے

یوحنا بپتسمہ دینے والا۔ لوقا ۷: ۱۸-۲۳۔

دو شخص جو اماوس کو جا رہے تھے۔ لوقا ۲۴: ۱۳-۲۵۔

شاگرد۔ لوقا ۲۴: ۳۶-۵۳۔

مطالعہ نمبر ۲ بلند خیال

Scanned with CamScanner

عام طور پر شاگرد۔ مرقس ۹: ۳۳-۴۲۔

خاص طور پر یعقوب اور یوحنا۔ مرقس ۱۰: ۳۵: ۴۵۔

مطالعہ نمبر ۳ پھسلنے والے

پطرس۔ لوقا ۲۲: ۳۱-۳۴۔

یوحنا ۱۸: ۱۵-۲۷۔

مرقس ۱۶: ۷۔

یوحنا ۲۱: ۱۵-۱۹۔

مطالعہ نمبر ۴ دغاباز

یہوداہ یوحنا ۶: ۷۰ و ۷۱۔ لوقا ۲۲: ۱-۶-۴۷ و ۴۸۔

متی ۲۷: ۳-۵۔

(ب) مسیح کا برتاؤ مخالفتوں کے ساتھ

دینی مخالفت

مطالعہ نمبر ۵۔ دینی ہادیوں کا مسیح سے طلب کرنا کہ وہ اپنا اختیار اُنکو دکھلاوے۔ لوقا ۲۰: ۱-۸۔

مطالعہ نمبر ۶۔ وہ ایک نشان طلب کرتے ہیں۔ متی ۱۲: ۲۲-۴۵۔

مطالعہ نمبر ۷۔ وہ اُسپر سبت کی بے حرمتی کرنیکا الزام لگاتے ہیں۔
لوقا ۱۳: ۱۰-۱۷۔

مجلسی مخالفت

مطالعہ نمبر ۸۔ وہ اُسپر "بے خود" ہونے کا الزام لگاتے ہیں
مرقس ۳: ۲۰ و ۲۱۔

مطالعہ نمبر ۹۔ وہ اُسپر محض ایک بڑھئی کے بیٹے ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مرقس ۶: ۱-۶۔ و یوحنا ۶: ۴۲۔

مطالعہ نمبر ۱۰۔ وہ اُسپر گناہگاروں کے ساتھ صحبت رکھنے کا الزام لگاتے ہیں۔ لوقا ۱۵: ۱-۳۲۔

(ج) مسیح کا برتاؤ پھندوں کے ساتھ

مطالعہ نمبر ۱۱ ملکی پھندے۔ متی ۲۲: ۱۵-۲۲۔

مطالعہ نمبر ۱۲ مسئلے مسائل کے پھندے۔ متی ۲۲: ۲۳-۳۳۔

مطالعہ نمبر ۱۳ تفسیر کے پھندے۔ متی ۲۲: ۳۴-۴۶۔

(د) مسیح کا برتاؤ آزمائشوں کے ساتھ

مطالعہ نمبر ۱۴۔ اُسکے کام کے شروع میں شیطان کی خاص آزمائش۔ متی ۴: ۱-۱۱۔

مطالعہ نمبر ۱۵۔ بادشاہ بنائے جانے کی آزمائش۔ یوحنا ۶: ۱۵۔ اِسکے ساتھ وہ سب آزمائشیں بھی شامل کرنا ہیں جو کسیوقت اپنا اختیار دکھلانے یا اپنے شخصی جلال کے واسطے اپنی طاقت کے استعمال کے متعلق اُسپر آئیں۔

مطالعہ نمبر ۱۶۔ صلیب سے بچنے کی آزمائش۔ مرقس ۱۴: ۲۳-۴۲۔

Scanned with CamScanner

(ز) مسیح کا ستایا جانا

مطالعہ نمبر ۱۷- اپنے ہی لوگوں سے ستایا گیا- لوقا ۴: ۱۵-۳۰-

مطالعہ نمبر ۱۸- کاہنوں سے ستایا گیا- یوحنا ۱۱: ۴۷-۵۴-

مطالعہ نمبر ۱۹- بطور شریعت کے توڑنے والے یہودی کے ستایا گیا- یوحنا ۱۸: ۱۳-۲۴

مطالعہ نمبر ۲۰- بطور ایک بادشاہ کے ستایا گیا-

پلاطوس کے روبرو- یوحنا ۱۸: ۲۸- ۱۹: ۱۷ تک-

مرقس ۱۵: ۱-۲۰- و متی ۲۷: ۱۱-۳۱-

ہیرودیس کے روبرو- لوقا ۲۳: ۱۱-۱۷-

صلیب پر- لوقا ۲۳: ۳۳-۳۸-

تمام شد